Volume VII
No. 17

SP-VII-17-76 (E)
250

THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Wednesday, September 1, 1976

CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers	207
The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976—*Resumed*	207
Point of order *Re*: Discussion on Rice Husking Corporation not relevant to the debate on Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976—*Upheld* ..	213
The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976—*Passed*	214

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, KARACHI
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI : 1977

Price : *Paisa* 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, September 1, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half past nine of the clock in the morning, Mr. Deputy Chairman (Mr. Tahir Mohammad Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Qur'an)

Mr. Deputy Chairman : Questions.

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Deputy Chairman : There is a question No. 32 in the name of Mr. Kamran Khan.

راو عبدالستار (قائد ایوان) : جناب والا ! وزیر متعلقہ کسی وجہ سے ایران گئے ہوئے ہیں، اس لئے ان سوالات کو ملتوی کر دیا جائے -

Mr. Deputy Chairman: I think, you have no objection, Khawaja Sahib, if we postpone this question for another day.

خواجہ محمد صفدر (قائد حزب اختلاف) : جی ٹھیک ہے -

Mr. Deputy Chairman : Well, this question No. 32 is postponed. The Press will not report it. No. 33. This is once again in the name of Afzal Khan Khoso but the Minister is not here. It is also postponed. The Press will also not report both questions.

THE COTTON GINNING CONTROL AND DEVELOPMENT BILL 1976

Mr. Deputy Chairman : Even in the process of first reading of the Bill some of our friends had made speeches. There were three names with me, Senator Ihsanul Haq, Sanetor Afzal Khan Khoso and Leader of the House. I concede for Senator Ihsanul Haq.

جناب احسان الحق : جناب والا ! یہ بل جو ھمارے سامنے ایوان میں زیر بحث ھے وہ ھے :

"To regulate the operation and development of cotton ginning.

جناب والا ! میں اس معزز ایوان کا زیادہ وقت نہیں لونگا لیکن جو محترم خواجہ محمد صفدر صاحب نے باتیں کی ھیں ان کا جواب دینے کی کوشش کرونگا - سب سے پہلے تو میں خواجہ صاحب کو مبارکباد دیتا ھوں کہ اس دفعہ جب وہ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ھوئے تو انھوں نے فرمایا کہ میں جنرز کی سفارش کے لئے کھڑا نہیں ھوا - یہ تو ایک اچھی بات ھے کہ انہوں نے یہ تو سمجھا اور یہ کہا کہ جنرز جو ھیں کوئی ٹھیک ٹھاک لوگ نہیں اور ان کی کوئی حق تلفی نہیں ھوتی - خواجہ صاحب نے کچھ آئینی حوالہ‌جات دیئے ھیں - ۱۸ (سی) میں لکھا ھوا ھے - اس کو آپ دیکھ لیں - اس کے بعد کلاز ۱۸ اور کلاز ۲۴ بھی ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ آئین کا حوالہ دے رھے ھیں ؟

جناب احسان الحق : جی ہاں -

راو عبدالستار : یہ کون سا آرٹیکل ھے ؟

جناب احسان الحق : یہ آرٹیکل ۱۸ (سی) ھے - اس میں یہ لکھا ھوا ھے :

"(c) the carrying on, by the Federal Government or a Provincial Government, or by a corporation controlled by any such Government, of any trade, business, industry or service, to the exclusion, complete or partial, of other persons."

جناب والا ! اس کے بعد میں کلاز ۲۴ پر آتا ھوں :

"24—(1) No person shall be deprived of his property save in accordance with law.

(2) No property shall be compulsorily acquired or taken possession of save for a public purpose, and save by the authority of law which provides for compensation therefor...,,

تو ھمارا جو بل ھے اس کی کلاز دس میں بھی کمپینسیشن رکھی گئی ھے - اس کے بعد صفحہ ۳ پر جو سب سے بنیادی چیز آئین میں ھے وہ یہ ھے کہ اس ٹریڈنگ میں ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کرنی ھے جو آئین پرووائڈ کرتا ھے - وہ صفحہ ۳ پر آرٹیکل ۳ میں ھے :

" The State shall ensure the elimination of all forms of exploitation and the gradual fulfilment of the fundamental principle, from each according to his ability to each according to his work."

جناب والا ! انہوں نے جو کلاز نمبر ۱ (۵۲) کا حوالہ دیا ہے اور اس بل پر اعتراض کیا ہے وہ اس میں کسی حد تک اپلیکیبل نہیں ہے -

Now, Sir, this taking over or regulating this industry has been done under Clause 253 which is very very clear and this is absolutely according to the Constitution.

خواجہ صاحب نے شیڈول ۴ کی بات کی تھی - وہ یہ ہے :

"Development of industries, where development under Federal control is declared by Federal law to be expedient in the public interest; institutions, establishments, bodies and corporations administered or managed by the Federal Government immediately before the commencing day, including the West Pakistan.........................and so on and so forth."

جناب والا ! ان چیزوں کی موجودگی میں جو خواجہ صاحب نے آئینی اعتراض کیا ہے وہ میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہے - یہ انکی اپنی انٹرپریٹیشن ہوگی - لیکن آئین کی کوئی violation نہیں ہوئی ہے اور آئین اس قسم کی چیزوں کی پوری طرح اجازت دیتا ہے - دوسرے خواجہ صاحب جو نیشنلائزیشن کی گئی ہے اس کے ساتھ دو ملحقہ بل ہیں جو آنے والے ہیں - ایک رائس بل ہے دوسرا فلور بل ہے - یہ تین کئے گئے ہیں - جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس میں چودہ سو کروڑ سے لیکر پندرہ سو کروڑ تک کی تجارت ہوئی تھی - جو پرائیویٹ سیکٹر میں تھی - صرف کاٹن کی تجارت آٹھ سو کروڑ کی ہوتی تھی -

جناب والا ! آپ نے آئین میں پروائڈ کیا ہے کہ مساوات پر مبنی ایک معاشرہ قائم کرنا ہے - اس کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ آپ اس قسم کی تجارت کو جس طرح ہم نے بنیادی صنعتیں مثلاً بنک - انشورنس کمپنیاں نیشنلائز کی ہیں اقتصادیات فردوں کی بجائے ان کے ہاتھ میں ہوگی - خواجہ صاحب جمہوریت کی بات کرتے ہیں کہ ملک میں جمہوریت ہونی چاہیئے اور صحیح معنوں میں ہونی چاہیئے - اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کسی ملک میں صحیح معنوں میں جمہوریت ہو تو اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس ملک کی معیشت پر عوام کی بالادستی ہو نہ کہ چند افراد کے پاس ہو - تو اس طرح سے یہ روپیہ پبلک سیکٹر میں آیا اور وہ لوگ جو اقتصادیات کو ڈامینیٹ کرتے تھے ان میں بتدریج کمی ہوتی جا رہی ہے اس طرح سے جوں جوں یہ چیز لوگوں کے پاس آئیگی توں توں ان لوگوں کا ہولڈ ختم ہوتا جائیگا - جبتک اس ملک میں اقتصادیات پر فردوں کا ہولڈ ختم نہیں ہوتا - اس وقت تک عوام کی بالادستی نہیں ہو سکتی اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہ رہ جائے - خواجہ صاحب کو جو اعتراض ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ منافع حکومت کو ہوگا اور حکومت کی ہی جیب میں تمام روپیہ جائے گا اور یہ منافع کسی فرد کی جیب میں نہیں جائے گا - وہ ملک کے خزانے میں جمع ہوگا - جس سے لوگوں کی ترقی کے کام ہو سکیں گے - لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام ہو سکیں گے - حکومت کی جیب میں جو روپیہ چلا جاتا ہے آخر وہ لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتا - موجودہ حکومت یا آنے والی حکومتیں اسکو

[Mr. Ihsanul Haq]

لوگوں کی فلاح و بہبود پر یہ روپیہ خرچ کرینگی اور دوسرے ترقیاتی پروجیکٹ پر خرچ ہوگا یہ اعتراض کہ یہ روپیہ حکومت کے جیب میں چلا جائیے گا میرے نزدیک یہ کوئی زوردار آرگومنٹ نہیں ہے -

جناب چیئرمین ! ان گذارشات کے ساتھ میں اس بل کی تائید کرتا ہوں اور جناب وزیر صاحب اب تو سید قائم علی شاہ تشریف رکھتے ہیں ان کو بھی کاٹن کا تجربہ ہے اور وزیر مملکت صاحب کو بھی کاروبار کا تجربہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں صاحبان ملکر بالخصوص چوھدری صاحب . . .

خواجہ محمد صفدر : کیا یہ جینرز ہیں ؟

جناب احسان الحق : جناب ! وہ کسان ہیں اور پھر ٹریڈرز ہیں اور چوھدری صاحب کو کافی تجربہ ہے -

خواجہ محمد صفدر : کہ یہ کس طرح ہیر پھیر کرتے ہیں -

جناب احسان الحق : ان دونوں صاحبان کی موجودگی میں ہمیں اس بل میں کافی مدد ملے گی اور یہ کارپوریشن کامیابیوں سے ھمکنار ہوگی - ابھی اتنی کامیابیاں نہیں ہوئیں جتنی ہونی چاھیئے تھی - یہ تو ابھی ابتدا تھی اگر اس میں کوتاھیاں ہوئیں ہیں تو اسلئے قومیایا نہ جائے - یہ درست نہیں کیونکہ جبتک کسی چیز کی ابتدا نہیں کریں گے اس وقت تک ٹرائل سے امپرووومنٹ نہیں ہوگی - بعض دفعہ ھماری کارپوریشن بہت بڑی کوتاہی کرتی ہے - جس سے ملک کی معیشت کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے جس طرح پٹی کی بات ہوتی ہے اگر ان کے کارندوں نے اس کو تاخیر سے یا صحیح وقت پر نہ لیا ہو ان کو نقصان ہوگا - ان چیزوں کا تدارک کرنے کے لئے میں التجا کروں گا کہ ڈسٹرکٹ لیول پر یا سب ڈویژنل لیول پر جو لوگ پبلک کے نمائندے ہیں ان کو ان کے ساتھ رکھیں تاکہ اگر یہ افسران کوئی کوتاہی دانستہ یا نادانستہ طور پر کریں تو یہ لوگ ان کی شکایت کر سکیں اسلئے پروکیورمنٹ کمیٹی جب بنیں تو ان لوگوں کو اس میں شامل کیا جائے - جو یہاں اس کلاز میں -

We are giving them protection. Sir, Clause 19 says:

"Prohibition to obstruct.—No person shall, unless so authorised by the Federal Government or the Corporation, give any instruction to the Manager nor shall any person in any manner obstruct him in the discharge of his duties or the performance of his functions".

وہ پاور فل منیجر نہیں بن جاتا ہے اگر جاکر کوئی صحیح اعتراض کرے اور وہ good faith میں کرے اور اس کی طبیعت کو نہ لگے وہ اس کو پکڑ کر کہے کہ یہ آبسٹرکشن تھی ان چیزوں کا تدارک کرنے کے لئے ایسے اقدام کرنے چاھئیں - ابھی نیشنلائز ہوئی ہے اس

میں غلطیاں ہوں گی لیکن بعد میں اس میں ترقی ہوتی جائے گی اور کام ٹھیک ٹھاک ہوگا ۔ اس لئے میں التجا کروں گا کہ جب ان افسران کو یہ دی جائیں تو اس میں عوامی نمائندے موجود ہوں تاکہ اگر عوام کی جائز شکایت ہو تو یہ کہہ سکیں اور کاشتکاروں کو نقصان نہ ہو ۔ جہاں تک اس بل کے بنیادی فائدے کا تعلق ہے وہ ۸۰ فیصد آبادی کو فائدہ ہوگا اور اس طرح لوگوں کا زیادہ سے زیادہ اقتصادی معاشی استحکام ہوگا ۔ ان کو ان کے اجناس کی صحیح قیمت ملے گی اور یہ ہمارا ایمان ہے کہ جوں جوں لوگوں میں معاشی خوشحالی ہوگی اس سے استحکام ہوگا اور ملک مستحکم ہوگا ۔ اگر یہ روپیہ چند ہاتھوں میں ہوگا تو اس سے ملک میں خوشحالی نہیں آئے گی اس بل کے ذریعے ہم ۸۰ فیصد عوام کو ان کے اجناس کی صحیح قیمت دے سکیں گے اس میں بھی بہت بڑا چیلنج ہے اس لئے میں وزیر محترم سے گذارش کروں گا کہ وہ absolutely اور entirely نوکر شاہی کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں ۔ اور بیوروکریسی میں ایکسپرٹ یا کام جاننے والے موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے میں گذارش کروں گا کہ ان لوگوں کو آگے لائیں جو اس کام میں ماہر ہیں تاکہ عوام کی معاشی حالت بہتر ہو سکے اور ملک مستحکم ہو سکے ۔ اس لئے میں چوھدری صاحب کو باالخصوص استدعا کروں گا کہ ان چیزوں کا تدارک کرنے کے لئے کوئی جامع منصوبہ بنائیں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو سکے ۔

Mr. Deputy Chairman : Thank you. Senator Afzal Khan.

Mr. Afzal Khan Khoso : Mr. Chairman, Sir, I will confine myself to just a few salient features of the Bill and I will make an effort to give a reply to certain objections and apprehensions raised by the Leader of the Opposition, honourable Khawaja Mohammad Safdar. Sir, to start with, Khawaja Sahib had raised an objection and level certain allegations against the Government.

To start with, Khawaja Sahib has raised or levelled certain allegations against the Government that the Government had broken its promises; that the Government had made a promise that it was not going to nationalise any industry and according to Khawaja Sahib with the introduction of these reforms the Government has broken its promise. I would say a few words about that.

Basically I am convinced, and I hope that Khawaja Sahib will agree with me that the Government has not broken any promise or pledge in this respect. The units that have been taken over do not form part of the industrial complex of the country. They are merely agro processing units. They are not part of the industrial complex of the country. So, in order to streamline the working of these units, I do not think, we have nationalised any industry or any part of the industrial complex.

Then, if we go into the Peoples Party Manifesto or Prime Minister's hundred and one observations and his speeches and utterances, we know only one thing that the Prime Minister or this Party had promised in absolute terms and that one thing was that there would be no exploitation of man by any man. That part will be completly wiped out, and we think we have moved in this direction that the pledge of the Prime Minister, or the pledge of the Peoples Party or of the peoples Government has been met. That part of the promise has been kept.

[Mr. Afzal Khan Khoso]

Now, Sir, about the fact that Khawaja Sahib raised a point that what was the necessity of brinigging these industrial reforms. If he calls them industrial, I would very briefly touch upon the necessity why these measures have been taken. The basic necessity is that it was the growing urge, it was the demand of the nation. It was the demand of the 80% of the population of the country in certain respects 80% and in other respects up to 99.9% and I will convince the House and Khawaja Sahib that it was the demand in certain respects of entirely the whole nation. I will come to that. How was it?

Sir, to start with, it was the cotton ginner who exploited the growers, and not only the grower but he also exploited the textile mills owners. Then, he exploited the whole nation by way of certain handlings and certain dealings. He had certain corrupt elements. In the export of our processed cotton there was vast difference between the samples sent and the supplies made thereafter. I agree to that much point of Khawaja Sahib that there was some mishandling with regard to that also. But who was responsible? Mainly it was the cotton ginner because he wanted to make lot of money. The only motivation was that of undue profit.

Similarly, with regard to the husking of rice and pady they resorted to such tactics. We all know that rice is exported through the Export Corporation to various countries, and it also meets the local demand. With regard to rice husking there are schedules laid down. The mill owner in league with certain Inspectors and petty officials cheated the people. The rice he was supplying was not according to the specifications already given by him. The quality supplied was far inferior, but again it was in collusion with certain elements. Khawaja Sahib said that rice shipment was returned. Sir, this is a curse which has been eliminated by these very reforms, because we do not want the recurrence of these curses which effect the whole nation.If a shipment of two crores happens to return, Sir, we lose, the whole nation loses. As I said 99.9% of the people suffer. The prestige of the country goes down to that level by the misdeeds of these ginners or by the misdeeds of these rice husking mill owners. Our prestinge goes down and this is where we lose the foreign exchange and we lose the credit, and I think this affects, as I said, the whole nation—not only a particular section, not only the growers, but the entire nation.

Similarly, I would just briefly tocuch upon the flour milling process. There also the Government was purchasing the wheat from the growers and giving it to the flour mills. What the flour millers did again? They deprived the entire nation whether it was rural or urban of an ordinary common facility of eating pure atta. Now, does not that happen to invelve or effect the whole nation? Except of coruse. 1% of the exploiters, black-marketeers, the rest of the nation was exploited by these people. Of course, they minted millions and billions, but at our cost and at the cost of the nation.

Now, Sir, there is Cotton Trading Corporation. Of course there is Rice Husking Corporation and with all these steps there will be elimination of this process of exploitation. Sir, there will be no question of the officer employed by the Rice Corporation or, for that matter, the Cotton Ginning Corporation getting into league with other trading corporations which export this stuff, which export the rice or which export the refined cotton because of one factor that there will be no personal gain for them, the corrupt officials on the one side and the ginners or, for that matter, rice husking millers or, for that matter, even the flour millers on the other side. That element is completely eliminated. So, we have nothing to fear as far as the apprehension expressed by honourable Khawaja Sahib in this House is concerned.

Now, Sir, as we all know, the Government had taken various measures from time to time that the growers get the actual price of their labour. As we all know, the Prime Minister wherever he went, there was a cry that the growers were not getting actual price of their hard labour, Whether the cotton growers, whether the paddy growers, rice growers. What was a general cry. But who was responsible for not giving the proper price and fair return? It is not the Government, Sir. It were these very people who have been eliminated. The rice husking mills on one pretext or the other, kept a monopoly on the market. They created monopolies and we were just helpless. We took our paddy to the paddy markets, where thousands of maunds of paddy was lying, and they could pick and choose. There was nothing we could do unless we retransported paddy to the places from where it was transported to the market. But it was again a long process. If one goes into the fields and sees he will find it happening.

So, Sir, ultimately the Government has taken the correct steps. We persuaded these people from the path of dishonesty. They could have easily made reasonable profit for themselves, and, at the same time, not cheat the whole nation. But instead of doing that they took the other course, and this necessacitated the Government to bring this Bill as a last resort. This is a curative measure, beacuse there was no other remedy. All other administrative and other curative measures had failed, and we thought we were suffering. So, Sir, I think we have gone a step further by introducing this Bill and by passing this Bill.

With regard to the price of cotton all things have been said, but when it comes to rice part of it, I will suggest that we have a formula, and I think that paddy price may be announced very soon as it has been coming in so many statements that maximum procurement price is being announced. If I quote one instance of Irri-6, we have the maximum price...

Mr. Mohammad Suleman M. Samejo : On a poent of Order, Sir.

POINT OF ORDER *RE*: DISCUSSION ON RICE HUSKING CORPORATION NOT RELEVANT TO THE DEBATE ON COTTON GINNING CONTROL AND DEVELOPMENT BILL, 1976

Mr. Mohammad Suleman M. Samejo : We are not discussing Rice Husking Corporation. Therefore, may I request my friend to confine himself to the Cotton Ginning Control and Development Bill which is at the moment before us?

Mr. Deputy Chairman : Yes, to some extent, I think, the point is valid. You can give an example and pass on instead of elaborating on the other issues.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, I thought everyone could take part in debate. There was a consensus that we could take part as it was general debate.

Mr. Deputy Chairman : On the point of nationalisation...

Mr. Afzal Khan Khoso: But again the price factor also comes in. My friend has an objection, so I will speak when the Rice Husking Bill comes up.

Mr. Deputy Chairman : If in this debate the question of nationalisation is discussed then, perhaps, there will be no necessity of discussing nationalisation of the other two.

Mr. Afzal Khan Khoso : Sir, I will not speak on Rice Husking Corporation.

THE COTTON GINNING CONTROL AND DEVELOPMENT BILL, 1976

Mr. Afzal Khan Khoso : Now, Sir, a suggestion has been made over here about district-wise, division-wise and tehsil-wise committees. As far as these are concerned, I think that this is a must with regard to paddy and with regard to ginning factories, because the interests of the Government are completely safe-guarded after these Bills are passed. After the Bills are passed the export of commodities, like paddy, rice or cotton lint, but that leaves the interests of the growers which have to be safeguarded so that they can get a fair price for their commodities, and secondly, that they are not exploited by the bureaucracy. There is a sort of day to day dealing, and so many things come up. I am sure the honest, efficient and hard-working people will be connected with these Corporations. I have no doubt about that, but there might be certain elements like millers and the middle-men who will now have to deal with the Export Corporation. The only way they can make some money for themselves by throttling the grower and exploiting him by saying that this quality is not up to the mark and that quality is not up to the mark, this contains admixtures and moisture. This is a common practice. So, I do not say for certain that this will happen, but there is a possibility that these things may happen, and to check any offences certain suggestions have been made to safeguard the interests of the growers. I whole heartedly support the interests of the growers. The interests of the State are also safeguarded with this Bill. I will emphatically emphasise, and now the honourable Minister is also here, that this aspect will be looked after in such a way that there is no cry from the growers and their rights are fully protected.

So, with these observations, I fully support the Bill.

Mr. Deputy Chairman : Now, the Leader of the House.

راو عبدالستار (قائد ایوان) : جناب چیئرمین ! ۱۷ جولائی کو موجودہ حکومت نے زرعی شعبے میں جو انقلابی اصلاحات نافذ کی ھیں - وہ قابل تحسین اور قابل مبارکباد ھیں - عوامی حکومت نے پیپلز پارٹی نے اس منزل کی طرف ایک قدم بڑھایا ھے - جس کے متعلق قائد عوام نے اپنے منشور میں نشاندہی کی تھی کہ اس ملک سے exploitation اور استحصال کا خاتمہ کیا جائے گا - جیسا کہ میرے فاضل دوست میاں احسان الحق صاحب نے ابھی فرمایا ھے کہ یہ چیز آئین میں بھی درج ھے اس لئے یہ اقدام آئینی بھی ھے جناب والا ! اس بل کو زیر بحث لانے کے لئے سب سے پہلے ھمیں یہ تجزیہ کرنا پڑے گا اور اس پس منظر میں جانا پڑے گا کہ کن حالات نے موجودہ حکومت کو مجبور کیا کہ وہ یہ اصلاحی اقدام نافذ کرے کاٹن کی صنعت اس ملک کی سب سے بڑی صنعت ھے اور ھمارے زرمبادلہ کا سب سے بڑا ذریعہ ھے اس میں روئی بھی شامل ھے - اس میں کپڑا بھی شامل ھے - اس میں دھاگہ بھی شامل ھے جس سے کہ ھم اس ملک کے لئے فارین ایکسچینج کماتے ھیں اور جس میں سب سے زیادہ ھمارے مزدور بھائی اپنے خون پسینے سے محنت کر کے اس ملک کے لئے کمائی کرتے ھیں -

جناب والا ! جیسا کہ آپ کو پتہ ھے کہ ھماری ٹیکسٹائل انڈسٹری جو تھی وہ سسک رہی تھی موجودہ حکومت نے اپنے وسائل کے مطابق انتہائی کوشش کی کہ اس کو اپنے پیروں

پر کھڑا کیا جا سکے اور جتنی مالی امداد دی جا سکتی تھی دی - لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری وہ ٹیکسٹائل انڈسٹری اپنے پیروں پر کھڑی نہ ہو سکی - اس کی جناب والا ! وجوہات کیا تھیں اسکی وجوہات یہ تھیں کہ ہماری جتنی جننگ فیکٹریاں تھیں ان کا ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کے ساتھ کواپریشن نہ تھا - ہمارے غریب کاشتکار جو کپاس فیکٹریوں میں لے جاتے تھے - انہیں معقول معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا - ان حالات کی وجہ سے ہم نے دیکھا کہ ہمارے غریب محنت کش کاشتکاروں نے کپاس کاشت کرنا ہی بند کر دی - اس کے علاوہ جناب والا ! جو روئی جننگ فیکٹریز تیار کرتی تھیں وہ معیار کے مطابق نہ تھی کپڑا بھی اچھا تیار نہیں ہوتا تھا - جو کپاس ہم دوسرے ممالک کو بھیجتے تھے وہ بھی ناقص ہوتی تھی - ان حالات کی وجہ سے مجبوراً حکومت کو یہ اقدام کرنا پڑا کہ جننگ انڈسٹری کو نیشنلائز کیا جائے قومی تحویل میں لیا جائے - اس کے لئے جناب والا ! ہمارے قائد عوام نے اور جیسا کہ میرے فاضل دوست مسعود احمد خاں صاحب نے بتایا تھا کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء میں کراچی میں چیمبر آف کامرس میں تقریر کرتے ہوئے ہمارے وزیر اعظم نے فرمایا تھا کہ اگر ٹریڈرز اب بھی راہ راست پر نہیں آئیں گے اور اب بھی اگر عوام کی جان و مال سے کھیلیں گے تو زیادہ عرصہ تک ان حالات کو برداشت نہیں کر سکوں گا ہم نے دیکھا کہ جہاں تک فلور ملوں کا تعلق تھا ان کا آٹا بے حد ناقص تھا اور عوام کی صحت اس آٹے کو کھانے سے خراب ہوتی چلی جا رہی تھی ہر جگہ سے یہ شکایتیں آتی تھیں کہ آٹا ناقص ملتا ہے - اسی طریقے سے ہمارے جو پرائس ہسکر مل تھے وہ بھی جو چاول بناتے تھے وہ ٹوٹا بناتے تھے اور چاول ہمارے زرمبادلہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے وہ ہمارے ہاتھ سے جا رہا تھا جناب والا ! ان حالات کو دیکھتے ہوئے ۱۴ جولائی کو یہ اصلاحات نافذ کی گئیں اسی مقصد کے لئے - تاکہ اس بل کے تحت مناسب قیمتیں جو ہیں وہ کاشتکاروں کو زمینداروں کو دینی ہیں، کپاس کی قیمت کو مستحکم کرنا ہے - ذخیرہ اندوزی کو سرکولیشن کو، منافع خوری کو اور ایسی برائیوں کو روکنا ہے ان کا سدباب کرنا ہے، کپاس کی بیلائی کا بہتر طریقہ کرنا ہے - تاکہ کپاس کی کوالٹی ہم بہتر بنا سکیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ کپاس کی قیمت جو ہے وہ وصول کر سکیں - اس کے علاوہ کپاس کا بنولہ جو ہے اس کی وجہ سے ہماری گھی ملیں چلتی ہیں - اس لئے بنولہ کی قیمت کو بھی مستحکم کرنا تھا تاکہ گھی کی پیداوار بہتر طریق پر ہو سکے - ان حالات میں گورنمنٹ نے اس کو اپنی تحویل میں لیا ہے -

اس کے علاوہ جناب والا ! جہاں تک میرے فاضل دوست خواجہ صاحب نے کچھ آئینی اعتراضات اٹھائے ہیں اس بل کے متعلق تو جناب والا ! خواجہ صاحب جو کہہ رہے تھے اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے بیان میں خود ہی کنٹراڈکشن بھی کی ہے سب سے پہلے خواجہ صاحب نے آئین کے شیڈول نمبر ۴ کے حصہ ۲، آئیٹم ۳ کا حوالہ دیا اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ واقعی یہ اپلائی نہیں ہوتا کیونکہ ملک میں ایمرجنسی نافذ ہے - آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت ملک میں ایمرجنسی بھی نافذ ہے اس لئے صوبوں کے اختیارات سنٹر کے پاس، فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہیں، وہ ایسے قوانین بنا سکتے ہیں -

[Rao Abdus Sattar]

جناب والا ! خواجہ صاحب کی ساری بحث میں الفاظ ہی الفاظ تھے اس کے لئے کوئی ایسا مواد نہیں تھا جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ بل غیر آئینی ہے میں ثابت کرتا ہوں کہ اگر آپ آرٹیکل ۲۵۳ ملاحظہ فرمائیں، میں یہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں کہ گورنمنٹ کو پورے اختیارات ہیں :

253(b) : "declare that any trade, business, industry or service specified in such law shall be carried on or owned, to the exclusion, complete or partial, of other persons, by the Federal Government or a Provincial Government, or by a corporation controlled by any such Government".

آرٹیکل ۲۵۳ میں مکمل اختیارات فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہیں کہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے جب چاہے، جس وقت چاہے، جس انڈسٹری کو چاہے اپنے کنٹرول میں لے سکتی ہے -

جناب والا ! اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ کپاس کی قیمت جو ہے وہ روئی کی قیمت سے کم رکھی ہے - جناب والا ! حکومت تجزیہ کرکے، ایکسپرٹ کی رائے لے کر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ۱۲۵ روپے پھٹی کی قیمت بڑی معقول ہے - اس میں کاشتکاروں کو کوئی نقصان نہیں، گورنمنٹ کو بھی کوئی نقصان نہیں اور جنرز کو بھی اس میں کوئی نقصان نہیں ہے - اس لئے ۱۲۵ روپے گورنمنٹ نے یہ قیمت مقرر کی ہے - جیسا کہ خواجہ صاحب نے کہا ہے قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں، کپڑے کی اور کپاس کی قیمتیں بہت چڑھ گئی ہیں - جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ انٹرنیشنل مارکیٹ پر قیمتوں کا دارومدار ہوتا ہے - بیرونی تجارت پر ان کا انحصار ہوتا ہے - یہ ہمارے بس میں نہیں ہیں ہم اس کی قیمتوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں - کیونکہ اس میں وہ دوسرے فیکٹرز جو ہیں وہ بڑا پارٹ پلے کرتے ہیں -

اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے مزدوروں کا رونا رویا ہے، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ لیبر اصلاحات کس نے کیں، لیبرز کو کارخانوں میں حصہ دار کس نے بنایا، ان کے لئے پرمانننٹ ملازمت کا کس نے انتظام کیا تو جناب والا ! ہم نے ان کے لئے ایسے قوانین بنائے ہیں - جناب والا ! میں آپکی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ کم از کم خواجہ صاحب جس پارٹی سے، مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں وہ کسی نہ کسی شکل میں ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۵۴ء تک برسراقتدار رہی - لیکن افسوس کہ انہوں نے مزدوروں کے لئے ایسی اصلاحات نافذ نہیں کیں - موجودہ حکومت نے اپنے دور اقتدار میں، مزدوروں کی مزدوری کے لئے، ان کے حقوق کے لئے قانون بنائے ہیں ان کے بچوں کے لئے، ان کی آئندہ نسلوں کے لئے بہتر اور زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کئے ہیں، جتنے وسائل اس حکومت نے مہیا کئے ہیں یہ ان کی بہتری کے لئے کئے ہیں - اس سے پہلے مزدوروں کی جو حالت ہوتی تھی وہ میں آپ کو بتاتا ہوں -

جناب والا ! میں ایسے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جہاں جیننگ کا کاروبار ہوتا ہے - اور کافی سے زیادہ ہوتا ہے اور اس ضلع میں کپاس بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے - جناب والا ! میں دیکھتا تھا کہ ان کارخانوں میں سیزنل ملازم رکھے جاتے تھے - کسی کو دو مہینے کے لئے، کسی کو تین مہینے کے لئے کسی کو چار مہینے کے لئے ملازم رکھا جاتا تھا - پھر اس کے بعد ان کو جواب دے دیا جاتا تھا اس کے بعد ان کا کوئی آسرا نہیں ہوتا تھا - میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اب ان کو ملازم رکھا جائے گا تو ان کو پرمانمنٹ رکھا جائیگا - یہ اب گورنمنٹ کے کنٹرول میں لینے کے بعد ہوگا اور اس کا آرڈیننس میں ذکر ہے - ملازمت میں پہلے جنرز کو تحفظ نہیں دیا گیا تھا اور ان کو نکالا جا سکتا تھا ان کے ساتھ پہلے جنرز یہ سلوک کرتے تھے - اب ایسے سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - اب ان لوگوں کی ملازمت کو تحفظ دیا گیا ہے -

جناب والا ! اس کے علاوہ ہمارے قائد عوام نے اپنی تقاریر میں بارہا کہا ہے کہ اس ملک میں پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر میں، ایک ساتھ ساتھ اکھٹے مواقع دیئے گئے ہیں کہ وہ ترقی کریں اور چلتے رہیں - اس کے علاوہ میرے فاضل دوستوں نے کہا اور میں پھر یقین دلاتا ہوں کہ قائد عوام کا یہ فیصلہ ملکی مفاد میں ہے - اپنی تقریر میں اس دن انہوں نے کہا تھا کہ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کی کسی انڈسٹری کو نیشنلائز نہیں کیا جائے گا - اگر ہم نے اور انڈسٹری کو نیشنلائز کرنا ہوگا تو وہ الیکشن کے بعد ہو سکتی ہیں - وہ پارٹی کے پروگرام اور منشور میں آئے گا - اس کے بعد جس انڈسٹری کو نیشنلائز کرنا ہے اس کو کیا جائے گا اس انڈسٹری کے متعلق، جیسا کہ میرے ساتھیوں نے بھی کہا ہے کہ انڈسٹری سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، اس کا تعلق ایگریکلچر سے ہے اور اس کا دارومدار بھی اسی پر ہے اسی لئے گورنمنٹ نے اسے اپنے کنٹرول میں لیا ہے - گورنمنٹ اپنے وعدے پر قائم ہے جیسا کہ ہمارے قائد عوام نے متعدد دفعہ کہا ہے کہ آئندہ پرائیویٹ سیکٹر کی کسی انڈسٹری کو نیشنلائز نہیں کیا جائے گا - اس کے علاوہ جناب والا ! اس انڈسٹری کو گورنمنٹ نے لیا ہے تو اس کے لئے معقول معاوضہ دیا گیا ہے - جہاں تک یہ خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کنٹرول ٹھیک نہیں ہو سکے گا - ٹھیک ہے دوستوں نے یہ کہا ہے لیکن اس کا صحیح پتہ تو آگے آنے والے حالات سے ہی چلے گا -

جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں وہ اس بل میں بڑی سخت شرائط رکھی گئی ہیں - کسی قسم کی نا اہلی، بددیانتی اور کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا - یہ کوشش کی جائے گی کہ ٹیکنیکل آدمیوں کے ہاتھ میں یہ کام دیا جائے - اس پر گورنمنٹ کا سخت کنٹرول ہوگا - میں یقین دلاتا ہوں کہ کسی قسم کی کوتاہی، بددیانتی برداشت نہیں کی جائے گی اور اگر کوئی اس قسم کی بد عنوانی کا مترکب ہوا تو اس کو قرار واقعی سزا دی جائے گی - جناب والا ! میں ان الفاظ کے ساتھ اس بل کی پرزور حمایت کرتا ہوں اور تائید کرتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس بل کو پاس کیا جائے - یہ ملکی مفاد میں شامل ہے -

(تالیاں)

جناب ڈپٹی چیئرمین : چوھدری ممتاز احمد -

چوھدری ممتاز احمد (وزیر مملکت برائے زرعی انتظام) : جناب چیئرمین ! میں شکر گذار ھوں کہ سینیٹر صاحبان نے اس بل کی بڑی تعریف کی ھے اور خاص طور پر لیڈر آف ہاؤس کا، کہ انہوں نے جو نکتہ چینی ھوئی تھی اس کے کافی جواب دے دیئے ھیں - پھر میں چند گذارشات جو اس بارے میں ھیں اور اھم ھیں عرض کروں گا -

جناب والا ! سب سے پہلے میں کپاس کی قیمت کے بارے میں عرض کروں گا کہ جس کا خواجہ صاحب نے بھی اعتراض کیا ھے - ایک ھمارے اور سنیٹر صاحب نے کہا ھے کہ اس کی وضاحت کی جائے - جناب والا ! میں عرض کرتا ھوں کہ ۱۲۵ روپے من کے حساب سے کپاس کی پھٹی کی قیمت مقرر کی گئی ھے - کاشتکار جتنی بھی پھٹی پیدا کریں گے، اس کو نکالیں گے وہ خریدیں گے - اس میں تین پکنگ ھوتی ھیں - پہلی، دوسری اور تیسری پکنگ بھی کی یعنی ساری کی قیمت ۱۲۵ من کے حساب سے ادا کریں گے - کوئی ریجکشن نہیں ھوگی - اس میں کسی قسم کا بھی خدشہ نہیں ھونا چاھیئے میں صاف طور پر کہنا چاہتا ھوں کہ ھم نے کاٹن پالیسی میں کوئی ریجکشن نہیں رکھی ھے - سوائے اس کے کہ کوئی پانی ڈال کر نہ لائے، یا کوئی چیز جان بوجھ کر ملاکر نہ لائے - اگر وہ ملائے گا تو اس کو بھی صاف کر کے خرید لیا جائے گا -

جناب والا ! یہ حساب کتاب کی بات ھے خواجہ صاحب نے پہلے تو سو روپیہ روئی کی قیمت زیادہ بتائی جو ھم ٹیکسٹائل ملوں کو دیں گے اب نئی کاٹن پالیسی میں واضح طور پر اعلان کیا گیا ھے اور سب سنیٹر صاحبان نے صحیح قیمت بتائی ھے لیکن خواجہ صاحب سو روپے زیادہ پر اصرار کرتے ھے ھیں لیکن ھم ۴۱۵ روپے من کے حساب سے اعلیٰ درجے کی جو روئی ھے وہ ایس جی سارجن ھوگی وہ ھم لیں گے اور باقی روئی جو ھوگی اسکی کوالٹی کے مطابق اس کی قیمت ھوگی جناب والا ! یہ قیمت بالکل عارضی صرف پہلے دو ماہ کے لئے رکھی گئی ھے اس کے بعد جب روئی کی فصل کا زور ھوگا تو پھر نئی قیمت مقرر کی جائے گی جناب یہ حسات کتاب کا سوال ھے اور اس میں گورنمنٹ کو کچھ فائدہ ھو رہا ھے اور میں صاف طور پر یہ عرض کروں گا کہ یہ اتنے فائدہ والی بات نہیں ھے کیونکہ روئی کی قیمتیں انٹرنیشنل قیمتوں پر رکھی جاتی ھیں اور جیسے کل خود انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ کل کو انٹرنیشنل قیمتوں گر بھی سکتی ھیں لیکن پھر بھی ھم ٹیکسٹائل انڈسٹری کیلئے اسی حساب سے قیمت ایڈجسٹ کر سکتے ھیں جناب والا ! ۴۱۵ روپے ھم نے روئی کی قیمت رکھی ھے اور سو روپے دو من بنولے کی قیمت ھے انہوں نے فرمایا ھے کہ ۵۱۵ روپے اس طرح بنتے ھیں اور دوسری طرف انہوں نے جو حساب لگایا ھے کہ اس میں سے تیسرا حصہ روئی نکلتی ھے اور دو حصے بنولہ نکلتا ھے تو میں یہ عرض کروں گا کہ پھٹی کی تیسری پکنگ ھم کو ملتی ھے اس میں روئی کم نکلتی ھے اور بنولہ زیادہ نکلتا ھے اور کیونکہ بنولہ کم قیمت کا ھے اور روئی کی قیمت زیادہ ھے اس لئے اس کی yield پر کچھ فرق پڑتا ھے اور جس طرح

انہوں نے حساب لگایا ہے کہ تین من میں سے ایک من روئی اور دو من بنولہ نکلتا ہے اور بعض دفعہ تیسری پکنگ کی روئی زیادہ بھی ہو جاتی ہے تو پھر yield جو ہے وہ گیارہ اور بارہ سیر من کی رہ سکتی ہے اور اس طرح کے خلا تو ہمیشہ کاروبار میں ہوتے ہیں پھر جو کپاس جننگ کرتے ہیں اور یہ سردیوں کی فصل ہے اس میں موسمی اثرات بھی ہوتے ہیں اس میں تھوڑی بہت wetness ضرور ہوتی ہے اور اس میں خشکی سوکا بھی آ جاتا ہے اور dryage بھی آ جاتا ہے اور وہ نقصان بھی ہمیں برداشت کرنا پڑتا ہے اور جو انہوں نے جننگ چارج کا کہا تھا اس میں ان کو بہت بڑی غلط فہمی ہے کیونکہ پہلے جو جننگ چارجیز تھے وہ ستر روپے جننگ چارجیز تھے پھر انہوں نے ملیں ٹیکن اوور کرنے سے پہلے representation کیا اور جننگ چارجیز ۸۰ روپے کیا جائے اور ہم نے بھی جننگ چارجیز اسی روپے رکھا ہے اور اس حساب سے بالکل معمولی منافع رہ جاتا ہے اور اس کے بارے میں بھی میں عرض کروں گا کہ . . .

خواجہ محمد صفدر : اسی روپے پر بیل -

Ch. Mumtaz Ahmad : No, no, not per bale. This is on one maund.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں ان کو تقریر کرنے دیں -

چوهدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ حساب کی غلطی ہے اس لئے بہت نامینل منافع رہ جاتا ہے - جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ کل کو بین الاقوامی مارکیٹ گر بھی سکتی ہے تو اس کے لئے ایسی چیزیں رکھنی پڑتی ہیں اور میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے پہلی دفعہ کاشتکار کو ۱۲۵ روپے ایشوڈ پرائس اس کی ہر قسم کی کپاس کے لئے دیئے ہیں پہلے سیزن کی بھی اور دوسرے سیزن کی بھی جو نہایت ہلکی ہوتی ہے اور جو سابقہ ہمارے جنرز تھے اس کو ۲۰ روپے بٹہ لگا کر لیتے تھے ہم نے اسے بھی اسی حساب سے اسی بھاؤ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے اور کوئی ریجیکشن اس میں نہیں ہوگی اور جب کوئی اس قسم کا جھگڑا ہوگا اور جیسا کہ اس ہاؤس کے ہر ممبر نے کہا کہ ان کے اوپر کوئی چیک ہونی چاہیئے تاکہ کاشتکار کو کوئی تکلیف نہ ہو تو میں ہاوس کو یقین دلاتا ہوں کہ خرید کے سلسلے میں ہر پرچیزنگ سنٹر میں ہر منڈی میں، ہر فیکٹری میں اور ہر شہر میں اس قسم کی کمیٹیاں ہوں گی جس میں ایڈمنسٹریشن کے لوگ بھی ہوں گے پبلک کے بھی لوگ ہوں گے ایکسپرٹ بھی ہوں گے اور کاشتکاروں کے نمائندے بھی ہوں گے اور مل کر موقع پر فیصلہ کریں گے اور اگر اس میں ہمارے منیجر کی کوئی کوتاہی ہوئی تو انہیں معاف نہیں کیا جائے گا اور جہاں تک مال پریکٹس کا سوال ہے کہ وہ پیسہ طلب کریں گے یا مال پریکٹس کریں گے تو پہلے یہ بہت ہوتا رہا اور محکمہ خوراک کی شکایتیں آتی رہی ہیں اور میں کھلے دل سے یہ مانتا ہوں لیکن اب یہ چونکہ تجارتی کارپوریشن بن گئی ہے اور اس میں ایسے لوگ رکھے گئے ہیں جو ایکسپرٹ بھی ہیں دیانت دار بھی ہیں پڑھے لکھے

[Ch. Mumtaz Ahmad]

بھی ھیں اور سمجھ دار بھی ھیں اور اس سلسلے میں ھم نے اچھے اچھے لوگوں کو لیا ھے تو میں ھاوس کو یقین دلاتا ھوں کہ پوری کوشش کی جائے گی کہ یہ کام دیانتداری سے چلے اور ھم اس پر ہر طریقے سے چیک رکھیں گے گورنمنٹ کی طرف سے، صوبائی حکومتوں کی طرف سے، کارپوریشن کی طرف سے اور شہریوں کی طرف سے اس پر مکمل چیک رکھیں گے اور کارخانوں کا عملہ جو ھے وہ بھی اِس سلسلے میں ھمیں سپورٹ دے گا اور جو مزدور کام کریں گے وہ بھی ھمیں سپورٹ دیں گے اور میں ہاوس کو یقین دلاتا ھوں کہ اگر کوئی افسر بدعنوانی میں ملوث پایا گیا تو اس کو ہر قسم کی سزا دی جا سکتی ھے اور اس سلسلے میں ڈیفینس رول کے تحت تین سال قید اور اس کی ضمانت بھی نہیں ھونے دی جائے گی - تو جناب والا ! میں امید کرتا ھوں کہ پوری طرح چیک ھونے سے بدعنوانی کا امکان کم ھو جائے گا اور پھر یہ ایک نیا تجربہ ھے اور ھم اس میں سے گزرنے والے ھیں اور ھم ثابت کریں گے کہ ھم کہاں تک کامیاب ھیں اور مجھے پورا یقین ھے کہ انشاء اللہ ھم محنت کریں گے اور اس میں کامیاب ھوں گے -

جناب والا ! خواجہ صاحب نے یہ کہا ھے کہ کپڑا مہنگا ھو گیا ھے اور سوت کے بارے میں بہت سے ممبر صاحبان نے کہا ھے کہ سوت پاور لومز کو ملنا چاھیئے جناب والا ! اس وقت صورت حال یہ ھے کہ پچھلے سال جنرز جو کپاس جننگ کرنے والے تھے انہوں نے روئی کی ذخیرہ اندازی کر لی اور ساری روئی سٹہ بازی کی نذر ھو گئی اور جس سے روئی کے نرخ تقریباً دوگنے ھوگئے اور کاشتکاروں کو انہوں نے صرف ۹۰ روپے دیئے اور بعد میں وہی روئی پانچ سو روپے اور اچھی روئی ساڑھے پانچ سو روپے کے حساب سے کھلی مارکیٹ میں بیچی جس کی وجہ سے ٹیکسٹائل مل مشکلات کا شکار ھو گئی اور یہی وجہ ھے کہ ھمیں سارا کاروبار ٹیک اوور کرنا پڑا ھے اور ھم نے اشور کیا ھے کہ ٹیکسٹائل ملوں کو ۴۱۵ روپے من تقریباً مارکیٹ سے ڈیڑھ سو روپے کم پر روئی دیں گے اور یقیناً سوت کی سپلائی بہتر ھوگی اور برآمدات بھی بہتر ھوں گی اور پاورلومز کو سوت ملنا شروع ھو جائے گا اس سلسلے میں ٹیکسٹائل ملوں کو ھم نے روئی مقررہ قیمت پر دینی ھے اور فکس قیمت پر سوت لے کر پاورلومز کو سپلائی کرنے کی اسکیم بنا رھے ھیں اور اس پر غور ھو رہا ھے اس لئے پاورلومز کے بارے میں کسی قسم کی شکایت کا اندیشہ نہیں رھے گا اور اس کے ساتھ ہی میں یقین دلاتا ھوں کہ ھم روئی کو اس وقت برآمد کریں گے جب ملکی ضروریات اور ملکی انڈسٹری کی ضروریات سے زیادہ ھوگی اور اس سے پہلے روئی برآمد کرنے کی اسکیم نہیں بنائی جائے گی اور جب ملک میں کھپت زیادہ ھوگی تو اسکو اس وقت برآمد کرنے کی اسکیم بنائی جائیگی -

جناب والا ! خواجہ صاحب نے مزدوروں کے بارے میں بھی فرمایا ھے اور لیڈر آف ہاوس نے اس کا جواب دے دیا ھے اور ھماری تو حکومت مزدوروں کسانوں اور محنت کشوں کے ووٹوں پر آئی ھے اور ھم کس طرح ان سہولتوں کو واپس لے سکتے ھیں بلکہ ھم کوشش

کریں گے کہ پہلے جو سہولتیں جنرز ان کو نہیں دیتے تھے وہ جو انہیں سیزن کے طور پر رکھتے تھے اور بعد میں ان کو جواب دے دیتے تھے ہم کوشش کریں گے کہ ان کی ملازمت کو مستقل کر دیں تاکہ ان کی مشکلات جو ہیں وہ ختم ہو جائیں اور مزدوروں کے بارے میں جو ہم نے اصلاحات کی ہیں وہ بھی ان کو ملیں گی کیونکہ سیزن کے دنوں میں کام زیادہ ہوتا ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ جو ایمپلائی دن رات کام کرنے والے ہیں راونڈ دی کلاک ہم ان کو کچھ اوور ٹائم بھی دیں گے اور معاوضہ بھی زیادہ دیں گے تاکہ وہ دلجمعی سے کام کر سکیں اور اپنا پورا وقت دے سکیں -

جناب والا ! جہاں تک آئینی اعتبار کا سوال ہے میرے بہت سے دوستوں نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ آرٹیکل ۲۵۳ جو ہے وہ بالکل کلیر ہے اور حکومت کو پورا اختیار ہے اور خواجہ صاحب نے بل کے نام کے بارے میں کہا تھا کہ لفظی اعتبار سے تو ٹھیک ہے لیکن معنوی اعتبار سے ٹھیک نہیں ہے تو جناب والا ! یہ اپنی اپنی سوچ ہے ہماری پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور اور ہماری سوچ یہی ہے کہ ہر وہ کام ہم اجتماعی طور پر لے سکتے ہیں جو قومی مفاد میں ہو اور پاکستان کے مفاد میں ہو خواجہ صاحب کی اپنی سوچ ہے اور یہ ان کی اپنی مرضی ہے اور یہ اپنی پرانی سوچ رکھ سکتے ہیں اور ان طبقوں کی حمایت جاری رکھ سکتے ہیں جو کہ ملک کا استحصال کرتے تھے اور جو عوام سے زیاتیاں کرتے تھے ہم انہیں اس بات سے روک نہیں سکتے یہ ان کا اپنا نظریہ ہے اور اپنا عقیدہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ غلط سوچتے ہوں گے اور ہم صحیح سوچتے ہوں گے تو ہم نے اجر خدا سے لینا ہے اور جو ایسے طبقوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو ملک کے مفاد کے خلاف کام کرتے ہیں تو پھر ان کی اپنی مرضی ہے اور انہوں نے بھی خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور انہیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ عوام کی بھلائی جو ہے وہ دراصل ملک کی بھلائی ہے - غریب عوام کی بھلائی ہے، کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں اور کاشتکاروں کی بھلائی ہے - قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کا منشور بھی یہی ہے اور ہماری حکومت کے جتنے actions ہیں ان سب کی بنیاد یہی ہوتی ہے - خواہ ہم ٹیک اوور کریں - خواہ ہم کچھ اصلاحات کریں ہمارے مقاصد یہی ہیں کہ ملک کے عوام کو فائدہ پہنچے، ملک کی پیداوار بڑھے، پاکستان مضبوط ہو اور پاکستان کی ترقی ہو -

جناب والا ! یہاں برآمدی تجارت کا ذکر کیا گیا ہے - خواجہ صاحب نے خاص طور پر فرمایا تھا کہ کاٹن انسپکٹر اور فوڈ انسپکٹر بددیانت تھے - یہ سارا ان کا قصور تھا - جناب والا ! ٹھیک ہے ایک بات ہم صاف طور پر مانتے ہیں کہ یہاں تاجر بددیانتی کرتے تھے - کاٹن جنرز بددیانتی کرتے تھے اور ممکن ہے کہ کچھ گورنمنٹ فنکشنری بھی اس میں شامل ہو - لیکن یہ سارا قصور ان کا نہیں ہو سکتا - یہ سارا قصور ایکسپورٹ کارپوریشن کا ہو سکتا ہے کیونکہ انہوں نے خراب مال باہر بھیجا - دراصل یہ تمام ادارے یعنی کاٹن جننگ فیکٹریاں، رائس ملنگ فیکٹریاں اور فلور ملنگ فیکٹریاں جو تھیں ان میں مال غلط طریقے سے تیار کیا جاتا تھا - چونکہ سارا مال انہیں فیکٹریوں کی معرفت تیار ہو کر جاتا تھا اور ہماری اندرونی

[Ch. Mumtaz Ahmad]

اور بیرونی ساری تجارت انہیں فیکٹریوں کی پیداوار سے ہوتی تھی - جو کہ چودہ ارب روپے کے برابر ہے - ظاہر ہے کہ جو یہ مال بنا کر بھیجیں گے وہی ایکسپورٹ کارپوریشن کو ملے گا - لیکن اب یہ مال ان فیکٹریوں کو ٹھیک اوور کرنے کے بعد سرکاری کارپوریشن ملک کے اندر تیار کرے گی اور اب وہ امکان انشاء اللہ بالکل ختم ہو جائے گا ہم صحیح مال اپنی ایکسپورٹ کارپوریشن کو سپلائی کریں گے اور آئندہ اس قسم کا امکان نہیں ہوگا -

جناب والا ! خواجہ محمد صفدر صاحب نے لینے اور دینے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے - لینے کا معیار انہوں نے الگ رکھا ہے اور دینے کا الگ رکھا ہے - جناب والا ! ہم نے باقاعدہ اس کا اعلان کیا ہے کہ ہر جو ٹیک اوور کیا ہوا مل ہوگا اسکی بیلینس شیٹ لیں گے اور اس میں جو لینا دینا ہوگا وہ بھی ہمارے ذمہ ہوگا - یعنی ہم لینے کے بھی ذمہ دار ہیں اور دینے کے بھی ذمہ دار ہیں - یہ طریقہ کار کہ لینا پہلے ہے یا دینا پہلے ہے - آخر کار ہمیں لینا بھی ہے اور دینا بھی ہے - ہم اشور کرتے ہیں کہ جہاں معاوضہ اشور کیا ہے وہاں ہم اس کی بیلینس شیٹ بھی اشور کرتے ہیں - ایسے اداروں کا جو لین دین ہوگا اسے ٹھیک کیا جائے گا اور جو کچھ اس کی بیلینس شیٹ میں ہوگا اسے دیا جائیگا - جو ان فیکٹریوں کے ذمے کاشتکاروں کے پچھلے پیسے ہوں گے اور وہ بیلینس شیٹ میں ہوں گے تو وہ بھی ان کو دیا جائے گا -

جناب والا ! آخر میں، میں صرف یہ عرض کروں گا کہ یہ بات عام طور پر کہی گئی ہے کہ کاشتکاروں کو اب قرضہ لینے میں تکلیف ہوگی - کاشتکاروں کے جنرلوں اور رائس ملزوں سے روائتی تعلقات بھی ہیں ان کو کون پورا کرے گا - جناب والا ! ایک تو حکومت کے تمام بینکوں کو یعنی ایگریکلچر بینک اور دوسرے بینکوں کو قرضہ دینے کو کہا ہوا ہے - ان کی زمین کی پاس بک بنی ہوئی ہے - اس میں یونٹ لکھے ہوئے ہیں اسی کی بنیاد پر وہ قرضہ لے سکتے ہیں - لیکن جہاں تک روائتی طور پر نقد اور اجناس پر قرضہ دینے کا سوال ہے ہم نے ایسا انتظام کر دیا ہے اور آئندہ سیزن میں جب بھی کاشتکار کپاس لاکر بیچیں گے یا چاول یا دھان لاکر بیچیں گے تو ہم ان کو باقاعدہ اسی طرح قرضہ دیں گے اور انہی شرائط پر دیں گے جن شرائط پر وہ لوگ دیتے تھے بلکہ اس سے زیادہ آسان شرائط پر دینے کی کوشش کریں گے - جناب والا ! آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں دو ہی طبقے ہیں ایک لوٹنے والا اور دوسرا لٹنے والا - لٹنے والے بہت بڑی اکثریت میں ہیں جو کہ غریب محنت کش ہیں اور لوٹنے والے چند لوگ ہیں - ہماری حکومت کی یہ پالیسی ہے - قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ لوٹنے والوں کو آہستہ آہستہ کم کرنا ہے - مال پریکٹس کو کم کرنا ہے - لٹیروں کو کم کرنا ہے - ان کے ہاتھ میں جو چیزیں ہیں جن سے وہ بددیانتی کے مرتکب ہوتے ہیں ان سب چیزوں کو کم کرنا ہے - جو عوام کے مفاد میں پالیسی ہوگی، جو قوم کے مفاد میں پالیسی ہوگی اور جو پاکستان کے مفاد میں

پالیسی ھوگی انشاء اللہ وہ جاری رہے گی - اس سلسلے میں جو مخالفت ھو وہ بے شک ھو - مخالفت کرنے والے اسی طبقے کی نمائندگی کرتے ھیں - یقیناً ھمیں اس پر کوئی حیرانگی نہیں ھے - کیونکہ آخرکار ہر ملک میں ایسا ہی ھوتا ھے کہ جب انقلاب آگے بڑھتا ھے تو چند طاقتیں جو ھمیشہ ان کی ایجنٹ رہتی ھیں وہ مخالفت کرتی رہتی ھیں - لیکن جو عوام دوست ھوتے ھیں جو قوم دوست ھوتے ھیں وہ ان کی حمایت کرتے ھیں - میں اس معزز ہاؤس کے ممبران کو مبارکباد دیتا ھوں کہ انہوں نے اس بل کی تعریف کی ھے - اس کے اصولوں، اس کی بنیادی اور انقلابی روح کی انہوں نے تعریف کی ھے - انشاء اللہ اب ھم سب مل کر پاکستان کے عوام کی مدد سے اس ملک کی طاقت کو بڑھائیں گے اور قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جو قوم پر اعتماد کر کے اتنا بڑا قدم اٹھایا ھے انشاء اللہ یہ کامیابی سے ھمکنار ھوگا - اس لئے اب میں اس معزز ایوان سے درخواست کرتا ھوں کہ اس موشن کو پاس کیا جائے - شکریہ -

(نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Deputy Chairman : I put the question to the House.

The question before the House is :

"That the Bill to regulate the operation and development of cotton ginning [The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Now, we take up second reading. Clause 2 is under consideration. There are some amendments in Clause 2. Amendment No. 3 to be moved by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendment :

"That in Clause 2 of the Bill, para (f) be substituted by the following :

'(f) 'establishment' means company, firm, concern, institution or enterprise the whole or major part of which pertains to the industry, but does not include any office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form except the ginning machine".

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That in Clause 2 of the Bill, para (f) be substituted by the following :

'(f) 'establishment' means company, firm, concern, institution or enterprise the whole or major part of which pertains to the industry, but does not include any office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form except the ginning machines'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس بل کی کلاز ۲ پیراگراف (ایف) میں لفظ establishment کی تعریف کی گئی ہے اور اس تعریف کو اس قدر وسیع رکھا گیا ہے کہ اگر زیر بحث صنعت یعنی روئی بیلنے کی صنعت کے علاوہ بھی کوئی کاروبار جس کا اس صنعت سے دور کا رشتہ بھی کیوں نہ ہو وہ بھی establishment کا حصہ تصور ہو کر حکومت کی تحویل میں حکومت کے قبضے میں چلا جائے گا -

جناب چیئرمین ! جہاں تک میں اس بل کے مقاصد سمجھ سکا ہوں یا جس طور پر محترم سینیٹر صاحبان نے اپنی تقاریر میں اس بل کے مقاصد بیان فرمائے ہیں اس سے تو یہی بات واضح ہوتی ہے کہ ارباب اقتدار کو روئی بیلنے کے کارخانے سے دلچسپی ہے - جننگ فیکٹریوں سے دلچسپی ہے - اس سے دوسرے کاروبار جو اس سے دور یا پار سے تعلق رکھتے ہوں ان سے دلچسپی نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہیئے - کیونکہ جس بات پر بار بار زور دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ روئی بیلنے کے کارخانے حکومت اپنے قبضے میں لینا چاہتی ہے - اگر روئی بیلنے کے کارخانے اور ساتھ ہی ساتھ کوئی اور کاروبار ہے مثال کے طور پر کل میرے ایک محترم دوست نے اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ اکثر جننگ فیکٹریوں میں بنولے کا تیل نکالنے کا کام بھی ہوتا ہے - ظاہر ہے کسی حد تک اس کا تعلق جننگ سے ہے کیونکہ جننگ کی پیداوار یہ ہے کہ روئی بیلنے کے بعد بنولہ نکلتا ہے اور اس بنولے کو اگر کارخانے کا مالک oil expeller لگا کر اس طور پر استعمال کرتا ہے کہ ان سے تیل حاصل کر لیتا ہے - ظاہر ہے اس قسم کی صنعت کو یا اس قسم کے کاروبار کو حاصل کرنے کی غرض بظاہر اس بل سے ثابت نہیں ہوتی - اس لئے میں نے یہ کہا ہے اگرچہ اصل کلاز میں الفاظ یہ ہیں :

> "'establishment' means any company, firm, concern, institution or enterprise the whole or any part of the undertaking which pertains to the industry, and any oddix, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form, so related, wherever they may be."

تو ان کو میں نے اس طور پر رکھا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں جہانتک ان کی دیانتداری کا مقصد ہے تو جننگ کے کاروبار کو قبضہ میں لینا چاہتے ہیں تو پھر ان اسٹور سے کیا تعلق ہے ان اسٹاک سے کیا تعلق - ان کے assets سے کیا تعلق اور وہ نقد روپیہ جو بینکوں میں پڑا ہوا ہے اس سے کیا تعلق ہے - حقیقت یہ ہے کہ میں وزیر محترم کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس میں انتہائی دھاندلیاں ہو رہی ہیں - وہاڑی کے ضلع میں جتنے اسٹاک اور اسٹور تھے وہ مالکان کو واپس کر دیئے گئے ہیں - کس بنا پر کئے گئے یہ اللہ بہتر جانتا ہے اس کے برعکس سرگودھا میں جننگ مل کے جو اسٹور تھے یا اسٹاک تھے ان کو نیلام کیا جا رہا ہے - ظاہر ہے یہ حکومت کی پالیسی نہیں ہو سکتی اگر ایک کارخانے میں سو یا ۵۰ روئی کی گانٹھیں تھیں یا تیل کا بیج ہے یا کوئی اور چیز اسٹور کی ہوئی ہے وہ قبضہ میں لینا پالیسی نہیں حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ کاروبار کو قبضہ میں لے - اس لئے میں نے ترمیم میں عرض کیا ہے کہ لفظ establishment کو محدود کر دیا جائے اس میں وہ

تمام کاروبار جن کا مکمل طور پر جننگ کے ساتھ تعلق نہیں ہے ان کو چھوڑ دیا جائے اور وہ تمام جائداد جو اس کارخانے کے ساتھ بلاواسطہ تعلق نہ رکھتی ہو مثلاً دوکانیں دفتر رہائش گاہیں کئی لوگوں نے کارخانوں کے اندر اپنی رہائش گاہیں بھی رکھی ہوئیں تھیں - اسی طور پر بینک بیلینس بھی اور روئی کے علاوہ دوسرے کاروبار بھی رکھے ہوئے تھے اور ایک فرد اپنا کاروبار بھی کرتا تھا اور اپنے نام پر اس نے بینک میں حساب بھی کھولا ہوا تھا - ظاہر ہے اس کے کاروبار کے پیسے بھی اس میں ہوں گے اور باقی آمدنی اور دوسرا اثاثہ بھی وہیں پر موجود ہوگا اس کو قبضے میں لینا کہاں کا انصاف ہے اس کی اجازت دی جائے اگر کوئی کالا روپیہ ہے تو وہ اپنے سرمایہ کو ڈیکلیر کرے لیکن ایسا نہیں کیا گیا اور اس میں چاہے ٹرک تھا یا کوئی گاڑی تھی یا کسی بھی قسم کی کوئی چیز تھی وہ بھی لے لی گئیں - مجھے سیالکوٹ کی ایک فیکٹری کا ایک واقعہ معلوم ہے اس کے اندر ایک سائیکل پڑا ہوا تھا مالک نے کہا کہ یہ سائیکل میرے لڑکے کا ہے یہ تو دے دیں اس پر انہوں نے کہا کہ اس سائیکل کی رسید اگر لڑکے کے نام پر ہے وہ دکھا دیں اور سائیکل کو واپس لے لیں - ظاہر ہے سائیکل کی رسید اس وقت کہاں ہوگی - وہ بھی قبضے میں - اس لئے میں گذارش کروں گا کہ اس طرح کریں کہ کسی کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہو - کسی قسم کا کوئی معیار قائم کیا جائے - کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے اور نہ ہونے دی جائے - اگر آپ کے خیال میں جینرز اپنے کاروبار کے ذریعے کاشتکاروں کا استحصال کرتے تھے کاشتکاروں کے ساتھ زیادتی کرتے تھے تو آپ اس کے لئے قانون بنائیں لیکن یہ کہاں ضروری ہے کہ ان لوگوں کو بھوک سے ماریں - کیونکہ ایسے لوگوں کے واقعات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں - ایک اشتہار ایک بیوہ کی طرف سے شائع ہوا تھا کہ اس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے اور اس کی تین بچیاں ہیں - اس کا ایک جننگ فیکٹری میں حصہ تھا جو اس کو الاٹ ہوا تھا اس سے کرائے کا جو حصہ ملتا تھا اس پر اس کا گذر اوقات تھا اب آپ مجھے بتائیں کہ اس بیوہ کا کیا بنے گا - ان تمام چیزوں کو سامنے رکھ کر قانون وضع کرنا چاہیئے آپ نے کاروبار لینا ہے ٹھیک ہے لیجیئے ہماری مختلف رائے ہیں - آپ اس وقت میجارٹی میں ہیں اس لئے آپ کو اپنی رائے پری‌ویل کرنے کا حق ہے - لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اکثریت کے بل بوتے پر لوگوں کو نقصان پہونچائیں یا لوگوں کے ساتھ ظلم کریں زیادتی کریں - میں ان الفاظ کے ساتھ محترم وزیر صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ میری ترمیم کو منظور فرمائیں -

چوہدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! اس ایف کے تحت جو خواجہ صاحب نے لکھی ہے کہ ان کو اومٹ کر دیا جائے - یہ تمام غیر متعلقہ ہیں - آخر فیکٹریوں کے ساتھ اسٹور بھی ہوتے ہیں دفتر بھی ہوتے ہیں - زمین بھی ہوتی ہے اور یہ تمام چیزیں کارخانے کی ملکیت ہوتی ہیں - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم غیر ضروری ہے ایک اور اعتراض کیا گیا ہے، کہ انہوں نے کاروبار کے ساتھ دوسرے کاروبار جو اس میں کئے جاتے تھے وہ بھی لئے ہیں ٹھیک ہے ہم اس کو دیکھیں گے ہم نے اس میں رکھا ہوا ہے -

[Ch. Mumtaz Ahmad]

"The Federal Government shall decide whether the business is related or not to the industry and the decision of the Federal Government shall be final."

آخر جناب ان کاموں میں دیر لگتی ہے - ہمیں کیا پتہ ہے کہ کونسی فیکٹری میں کیا کیا چیز پڑی ہوئی ہے - کس فیکٹری کا بینک بیلینس کیا ہے - اس کی زمین کتنی ہے اور وہ کس کی ملکیت ہے - لیکن پھر بھی لوگوں کی سہولت کے لئے بہت سی چیزیں مثلاً ایک فیکٹری میں برف کا کارخانہ ہے یا آئیل کریسنگ انڈسٹریز ہے ان کو علیحدہ کر رہے ہیں - یا جس کی کوئی چیز ملوں میں پڑی ہوئی تھی اس کا ثبوت لے کر واپس کر رہے ہیں اور اب اس قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے اس کی جو چیز اس مل کے نام پر ہے وہ واپس نہیں کریں گے - ابھی ہم نے بیلینس شیٹ دیکھنی ہیں - جو اس قسم کے case نکلیں گے ان کو دے دیا جائیے گا اور قواعد مروجہ کے تحت ان کا معاوضہ بھی دیا جائیے گا جس کے ذمے نکلے گا وہ ہم کاٹ لیں گے آخر یہ کارپوریشن نئی نئی بنی یہ اس کا عملہ بھرتی کیا جا رہا ہے - آخر ان کاموں کے لئے کچھ دیر لگا کرتی ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ترمیم غیر ضروری ہے اور اس کا اس سے مقصد فوت ہو جاتا ہے اور مل کے ساتھ دفتر بھی چاہیئے جہاں ہمارے منیجر صاحب بیٹھیں گے - کھلی زمین بھی چاہیئے جہاں آکر کپاس لگے گی -

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ -

Amendment No. 3

Now, the question before the House is :

"That in Clause 2 of the Bill, para (f) be substituted by the following :—

'(f) 'establishment' means company, firm, concern, institution or enterprise the whole or major part of which pertains to the industry, but does not include any office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and assets in any form except the ginning machines."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

Amendment No. 4

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the words 'stocks, stores, vehicles and assets in any form' occurring in the fourth and fifth lines be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اس سے پہلے جو ترمیم میں نے اس ایوان میں پیش کی تھی اس کے الفاظ اس قسم کے تھے کہ اگر کسی سٹیبلشمنٹ کا کوئی حصہ بھی اس انڈسٹری سے تعلق رکھتا ہو اس کو حکومت لے سکتی ہے -

[اس مرحلے پر پریزائیڈنگ آفیسر (جناب احمد وحید اختر) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے]

'whole or any part of the undertaking'

اس میں میں نے یہ تبدیلی کی تھی کہ 'whole or major part' وہ آپ نے قابل قبول تصور نہیں فرمائی اب میں نے اس کے ایک اور حصے کے متعلق عرض کیا ہے کہ اس پیراگراف کے اس حصے کو حذف کر دیا جائے اس میں صرف میں نے منقولہ جائیداد کا ذکر کیا ہے - غیر منقولہ جائیداد کی جیسا کہ محترم وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں کارخانوں کے لئے ضرورت ہوگی - میں اگرچہ آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتا لیکن رکھ لیجیئے - لیکن یہ جو غیر منقولہ مال وہاں پڑا ہے اسٹورز ہیں وہیکلز ہیں اسٹاکس ہیں بینک بیلنس ہے اس کے ساتھ آپ کا کیا تعلق ہے اس کے بغیر کاروبار نہیں چل سکتا ؟ جنرز وغیرہ فروخت کرکے زمینداروں کو پیسہ دیں گے اور خود بیچ کر پیسہ وصول کریں گے - جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی جائیدادوں پر یا ان کی ملکیتوں پر اس طور پر قبضہ کرنا کسی طور پر بھی جائیز نہیں ہے - سید قائم علی شاہ صاحب تشریف لے گئے ہیں میں ایک ایسا واقعہ کم و بیش ایک ماہ قبل ان کے نوٹس میں لایا تھا کہ ایک فرم جس کے نام کے ساتھ کاٹن جیننگ لکھا ہوا ہے وہاں دو انوینٹری بنی ہوئی ہے وہاں کوئی جیننگ مشینیں نہیں ہیں جو وہاں کمیٹی بنی ہوئی ہے اس نے وہاں جا کر انسپیکشن کی ہے اس نے کہا ہے کہ یہاں جیننگ مشینیں نہیں ہیں یہاں صرف دو آٹے کی چکیاں ہیں اسسٹنٹ کمشنر علاقہ نے رپورٹ کی ہے کہ یہاں کوئی جیننگ مشین ہے اور نہ ہی قبضہ لیتے وقت تھی اور نہ ہی آج ہے - آج سے تین چار سال پہلے کسی زمانے میں اس کا نام رکھا گیا تھا کہ کاٹن جیننگ اینڈ فلور ملز یہ فلور ملز وہ ہیں جو کسی زمانے میں سنگل رولر جننگ مشین تھی جن کی قیمت آٹھ سو سے بارہ سو روپے تک ہوا کرتی تھی تو بعض اوقات لوگ اپنا نام بڑا رکھ لیتے ہیں اگرچہ پکوان اتنا نہیں ہوتا تو باوجود اس کے کہ ایک ماہ سے یہ بات منسٹر صاحب کے نوٹس میں آئی ہوئی ہے کہ یہ غلطی ہوئی ہے محض بڑے نام کی وجہ سے اس کو کسی نے آج تک واگذار نہیں کیا - محض نام کی وجہ سے - اس قدر دھاندلی ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی باتیں بھی میرے نوٹس میں آئی ہیں ایک مینیجر یا سپروائیزر نے دس ہزار روپے لئے اور ایک لاکھ روپے کا جو مال اندر پڑا ہوا ہے اسکو اٹھوا دیا اسکو کہا کہ یہ اٹھا کر لے جاو اسکو نوے ہزار بچ گئے اور اس کی جیب میں دس ہزار آ گئے ایسے واقعات روز ہو رہے ہیں اور محترم وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے بڑا انتظام کیا ہے - آپ نے پہلے جیسا انتظام کیا تھا ویسا ہی اب کریں گے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری تجویز کہ لوگوں کے اسٹاک، سٹوریج بینک بیلنس اور وہیکلز وغیرہ کو چھوڑ دیا جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میں نے پہلی ترمیم کے جواب میں بھی عرض کیا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے :

'in any form occurring in the 5th line'

تھرڈ پارٹی کو ہم نے بالکل ریلیز کر دیا ہے اور خواجہ صاحب نے یہ جو الزام لگایا ہے ...

خواجہ محمد صفدر : اسٹاکس ریلیز کر دیئے ہیں ؟

Ch. Mumtaz Ahmad : Parties on the mill's name.

جو کرائے پر سپلائی کراتے تھے - خواجہ صاحب نے جو پیسہ لینے کا الزام لگایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسے افراد کی نشاندہی کریں ہم اس سے ۱۰ ہزار روپیہ واپس لے کر دلا سکتے ہیں اور اپنے مینیجر کو اس بات کی پوری سزا دیں گے یہ شکایت پہلے کرنی چاہیئے تھی - جناب والا ! یہ لکھا ہے in any form جو مل کے نام پر اسٹاک ہے جو مل کے نام پر اسٹور ہے اس کو ابھی ہم اس لئے ریلیز نہیں کر سکتے کہ ابھی اس کے حساب کتاب کی چھانٹی کرنا ہے کہ اس نے بینک کو کتنا قرضہ دینا ہے کاشتکاروں کو کتنا پیسہ دینا ہے جو منڈی کے ڈیلر تھے جو اس کو مال سپلائی کرتے تھے - جناب والا ! اس میں صرف لین دین کو دیکھنا ہے جو لینا ہوگا وہ لیں گے اور جو دینا ہوگا وہ دیں گے اس کا پورا حساب کتاب دیکھیں گے ہم کوئی چیز کوئی اینٹ بھی بغیر معاوضہ کے نہیں لیں گے -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the words 'stocks, stores, vehicles and assets in any form' occurring in the fourth and fifth lines be omitted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Amendment No. 5, Khawaja Mohammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! پانچ تو ویسے موو نہیں کرنا چاھتا لیکن چھ موو کروں گا اور بات کرتے ہوئے پانچ اور چھ دونوں پر بات ہو جائے گی -

I beg to move, Sir :

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the Explanation be substituted by the following :

"*Explanation*".—The Federal Government shall decide whether the business, office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and other assets are related to the industry. In case the previous management does not accept the decision of the Federal Government the matter shall be referred to the District Judge of the District in which the industry is situated for arbitration, and the award of the District Judge shall be binding on the Federal Government as well as the previous management."

Mr. Presiding officer : Fifth not moved. Sixth :

"That in Clause 2 of the Bill in para (f), the Explanation be substituted by the following :

Explanation.—"The Federal Government shall decide whether the business, office, shop, building, factory, land, godown, yard, stocks, stores, vehicles and other assets are related to the industry. In case the previous management does not accept the decision of the Federal Government the matter shall be referred to the District Judge of the District in which the industry is situated for arbitration, and the award of the District Judge shall be bindig on the Federal Government as well as the previous management".

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! پیرا ایف کے ساتھ اس ایکسپلینیشن کو یا اس وضاحت کو اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ پیرا ایف میں یہ بات درج کی گئی ہے کہ جو بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ، اس صنعت یا کسی صنعت سے تعلق رکھتی ہوگی اسے بھی حکومت اپنے قبضے میں لے سکے گی وہ اسٹیبلشمنٹ کا حصہ تصور ہوگی جب کہ بعد میں اسٹیبلشمنٹ پر حکومت قبضہ کر لے گی اور ایکسپلینیشن میں کہا گیا ہے کہ اس بات کا فیصلہ کہ آیا کوئی اسٹور کوئی اسٹاک کوئی مشینری یا کوئی اور کاروبار جو کہ اسی کارخانے کے اندر ہو رہا ہے یا بینک بیلنس یا وھیکلز جو اس انڈسٹری کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - اس بات کا فیصلہ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی فیڈرل گورنمنٹ کا فیصلہ قطعی ہوگا اور حتمی ہوگا -

جناب چیئرمین ! انصاف کا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی تنازعہ دو فریقوں میں ہو تو ایک تیسرا فریق جس کو حرف عام میں عدالت کہتے ہیں وہ اس کا فیصلہ کرتا ہے ایک فریق تو اب خود وفاقی حکومت ہے - جو کہ آگے چل کر آپ دیکھیں گے کہ مختلف کلازز کے تحت اس تمام کاروبار پر قبضہ کرنے والی ہے - دوسرا فریق وہ ہے جو کہ سابقہ مالک تھا - اب دو فریق ہیں ظاہر ہے کہ وفاقی حکومت ایک فریق کی حیثیت سے جو فیصلہ کرے گی وہ ضروری نہیں کہ دوسرے فریق کے لئے قابل قبول ہو - اب اس تنازعے کا فیصلہ کون کرے - آپ اس کا مطالعہ کریں تو آپ یہ معلوم کریں گے کہ عدالتوں کے اختیارات سماعت ختم کر دیئے گئے ہیں - اس قانون کے متعلق کوئی تنازعہ ہو - کوئی جھگڑا ہو تو عدالت میں نہیں جا سکتا اور اگر عدالت میں نہیں جا سکتا تو پھر ظاہر ہے کہ جو فیصلہ اس قانون کے تحت اگر اس میں تبدیلی نہ کی جائے فیڈرل گورنمنٹ کرے گی دوسرے فریق کو بھی سابقہ مالک کو وہ چارو ناچار ماننا پڑے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم ہوگا - نا انصافی ہوگی - بلکہ انصاف کا خون ہوگا - اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ یا تو اس ایکسپلینیشن کو کاٹ دیا جائے تاکہ یہ پابندی نہ رہے کہ کون فیصلہ کرے گا اور آخر کار اس کے متعلق کہ کون فیصلہ کرے گا اگر یہ ایکسپلینیشن نہ ہو تو میری ایک انٹرپریٹیشن یہ بھی ہے کہ آخر کار ایک عدالت فیصلہ کرے - خواہ اس میں آگے چل کر ایک کلاز ہے کہ عدالتوں کی جورسڈکشن خارج کر دی گئی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ عدالت جورسڈکشن حاصل کر سکتی ہے - لیکن

[Khawaja Mohammad Safdar]

چلیئے اس جھگڑے میں ہم نہیں پڑتے ہم کہتے ہیں کہ سیدھی بات دو فریقوں میں تنازعہ ہوگا ہم عدالت میں نہیں جاتے تاکہ وہ کیس لمبا نہ ہو اس کیس کو اسی ضلع کے ڈسٹرکٹ جج کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں بطور آربیٹریٹر کے اپنا ایوارڈ دے وہ دیکھ لے کہ آیا فیڈرل گورنمنٹ درست کہتی ہے یا سابقہ مالک درست کہتا ہے - جس کے حق میں جج صاحب فیصلہ دے دیں وہ فیصلہ ناطق ہوگا حتمی ہوگا - آخری ہوگا اور اس کے خلاف کوئی اپیل نہ ہو - کوئی درخواست نہ ہو - جھگڑا ختم بھی ہو جائے گا اور انصاف کے تقاضے بھی پورے ہو جائیں گے اس لئے میں نے یہ درخواست کی ہے کہ اس ترمیم کو یہاں قبول کیا جائے اور جو ایکسپلینیشن یا وضاحت اس کلاز کی پیراگراف "F" کے ساتھ درج ہے اسکے ساتھ میری جو تجویز کردہ ایکسپلینیشن ہے وہ رکھی جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! مجھے خواجہ صاحب کے خیالات کی بڑی قدر ہے کہ واقعی جھگڑے کی صورت میں کسی عدالت میں معاملہ جانا چاہیئے لیکن جناب والا ! یہاں تو جھگڑا ہی نہیں ہے اس لئے نہیں ہے کہ جو ادارہ ہم نے قبضے میں لیا ہے اس کا باقاعدہ حساب کتاب ہے - بیلینس شیٹ ہے اور بیلینس شیٹ سابقہ مالک کے ساتھ بیٹھ کر پراس کریں گے اور لکھی پڑھی چیز ہوتی ہے - اس میں جھگڑے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا -

خواجہ محمد صفدر : یہ بات نہیں ہے میرے بھائی یہ تو جو related یا affiliated.....

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ مجھے انٹرپٹ کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : نہیں جناب ! میں نے ان کو یہ یاد دلایا ہے کہ یہ بیلینس شیٹ کی بات نہیں ہے اور ان کے ساتھ جو ریلیٹڈ کاروبار ہیں - ان کا فیصلہ کرنا ہے اور ان کو بائی فرکیٹ کرنا ہے یا انہیں جو آگے چل کر آئیں گے - یہاں یہ بات ہے وہ اور ارشاد فرما رہے ہیں -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! حقیقت یہ ہے کہ بیلینس شیٹ کے ہر ایک ائیٹم پر فیصلہ ہوگا اور جھگڑے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے جو چیز مالک نے ہمیں پروڈیوس کی ہے - تو بیلینس شیٹ ایک ایسی چیز ہے خواجہ صاحب تجارتی آدمی ہیں جانتے ہیں کہ ہر فرم کا، ہر ادارے کا ہر سال ایک بیلینس شیٹ بنتا ہے اور وہ بیٹھ کر پراسس ہوتا ہے لکھی پڑھی چیز ہے اس میں جھگڑے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted".

The motion was negatived.

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected. Next amendment.

یہ تو موو نہیں کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : موو کر رہا ہوں ۔

Sir, I beg to move :

"That in Clause 2 of the Bill, in para (h) the word 'factories' occurring at the end be substituted by the word 'machines'."

Mr. Presiding Officer : Yes, the amendment moved is :

"That in Clause 2 of the Bill, in para (h) the word 'factories' occurring at the end be substituted by the word 'machines'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! بڑی سیدھی سی بات ہے ۔ فیکٹری تو ایک پورے کارخانے کو کہتے ہیں ۔ کارخانے سے یہاں تعلق نہیں ہے یہاں تو یہ ہے کہ وہ فیکٹری جہاں ایک مشین یا ایک سے زائد مشینیں ہوں روئی بیلنے کی ۔ ان سے ان کا تعلق ہے ۔ فیکٹری کے لفظ کو بالکل یہاں غلط طور پر استعمال کیا گیا ہے فیکٹری نہیں وہ احاطہ جسکے اندر کاٹن جننگ مشینیں ہوں گی وہ انڈسٹری کہلائے گی ۔ خبر نہیں یہ غلط لفظ کیسے انہوں نے لکھ دیا ۔ اگر یہ ضرور اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں تو میں ان کو مجبور نہیں کر سکتا ۔ وہاں میرے خیال میں یہ فیکٹری کا لفظ غلط ہے ۔

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! خواجہ صاحب بڑے سمجھدار آدمی ہیں اور فیکٹری والوں کی خوب اچھے طریقے سے وکالت کر رہے ہیں ۔ میں اس میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ فیکٹری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک مشین اور وہ عمارت جس کے اندر مشین لگی ہے اور وہ اسٹور جس میں اس مشین کا مال بن کر آتا ہے اور وہ سامان جس پر آکر اس کا رامیٹیریل آکر لگتا ہے ۔ جناب والا ! فیکٹری ایسے تو نہیں بن جاتی ایک چار دیواری جیسی چیز ہوتی ہے ۔ اب جناب والا ! یہ بڑے معصوم بن گئے ہیں ۔ ٹھیک ہے انہوں نے خوب اچھی طرح وکالت کی ہے ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ کیونکہ ہمارا سارا مقصد ہی فوت ہو جائے گا ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted".

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 2 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 2 stands part of the Bill.

ھاؤس کو کس وقت تک چلایا جائے ؟
خواجہ صاحب آپ کے اور ٹریژری benches کے درمیان کوئی ایسی بات ھوئی ھے کہ

خواجہ محمد صفدر : نہیں صاحب کوئی بات نہیں ھوئی - دراصل بات یہ ھے کہ ان کے پاس بڑا وقت ھے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب ! main بات نکل گئی ھے - خواجہ صاحب چھوڑیں باقی ترامیم پیش نہ کریں - آپ کے main points نکل گئے ھیں -

جناب صدارت کنندہ افیسر : کیا خیال ھے اس بل کو آج ضرور ختم کرنا ھے ؟

چوھدری ممتاز احمد : بالکل ختم کرنا ھے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : خواجہ صاحب گفتگو ذرا مختصر رکھیں تاکہ یہ بل ختم ھو جائے -

There is no amendment to Clauses 3 and 4.

The question before the House is :

"That Clauses 3 and 4 stand part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clauses 3 and 4 stand part of the Bill. Now, Clause 5. Khawaja Sahib, there are amendments in Clause 5.

خواجہ صاحب کلاز ۵ سے متعلق آپ کی ترمیم ھے - آپ پیش کر رھے ھیں ؟

خواجہ محمد صفدر : جی میں موو کر رہا ھوں -

Sir, I beg to move :

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (1), the words 'acquire the ownership and' occurring in the second and third lines be substituted by the words 'assume the'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-clause (1), the words 'acquire the ownership and' occurring in the second and third lines be substituted by the words 'assume the'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میری اس ترمیم سے غرض و غایت یہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اگلی ترمیم بھی اس کے ساتھ پڑھ دوں یہ انٹرکنیکٹیڈ ہے بات اکٹھی ہو جائے گی -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : بالکل ٹھیک ہے -

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 5, in sub-clause (2), paras (b) and (c) shall be substituted by the following :

'(b) The Federal Government shall within sixty days of the order under sub-section (1), require the Province in which the establishment is situated, to acquire on behalf of the Federation, the land, office, shop, building, factory, godown and yard belonging to the establishment.

Provided that nothing in sub-section (2) shall apply to the shares, or proprietary interest, held by a foreign investor'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 5, in sub-clause (2), paras (b) and (c) shall be substituted by the following :

'(b) The Federal Government shall within sixty days of the order under sub-section (1), require the Province in which the establishment is situated, to acquire on behalf of the Federation, the land, office, shop, building, factory, godown and yard belonging to the establishment.

Provided that nothing in sub-section (2) shall apply to the shares, or proprietary interest, held by a foreign investor'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میری ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس مسودہ قانون میں جو دستوری اور آئینی اسقام ہیں ان کو رفع کیا جائے، ان کو ائین کے مطابق ڈال کر اس ایوان کے سامنے پیش کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی میں نے سامنے رکھا ہے کہ کم از کم اس ترمیم کے پیش کرتے ہوئے جو غرض و غایت حکومت کی ہیں ان پر بھی حرف نہ آئے وہ بھی پوری ہوں - جناب والا ! حکومت کی غرض و غایت یہ ہے کہ حکومت اس صنعت اور انڈسٹری کو، جسے کوئی کہتا ہے کہ یہ صنعت ہے اور کوئی کہتا ہے

[Khawaja Mohammad Safdar]

کہ یہ صنعت نہیں ہے بہرحال یہ جو انہوں نے الفاظ استعمال کئے ہیں، اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ صنعت کو قبضے میں لینا ہے -

جناب والا ! کل میں نے اس مسئلے پر اپنے نکتہ نظر کی وضاحت کر دی تھی اور آج بھی اختصار کے ساتھ اپنے نکتہ نظر کو پیش کروں گا کہ میرے نزدیک جو طریق کار حکومت نے اس بل کے ذریعے اختیار کیا وہ آئین کے مطابق ہے - آئین کے آرٹیکل ۱۵۲ کے تحت فیڈرل گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ صوبائی حکومتوں کو کہے کہ اس کی جانب سے تمام جائیدادیں یا کارخانے یا اس کے ساتھ ملحقہ چیزیں جو بھی ہیں ان پر قبضہ کرے قبضہ ہی نہیں کرے بلکہ انہیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے خرید لے اگر میری ترمیم قبول کر لی جائے تو کمپلسری ریکوئیزیشن ہو سکتی ہے دیر پھر بھی کچھ لگتی ہے - کسی کو قبضہ واپس نہیں دینا پڑے گا - یہ نہیں ہوگا کہ پہلے سابقہ مالک قبضہ کریں پھر صوبائی حکومت جاکر قبضہ کرے اس طور پر محض ایک آرڈر پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے land acquire کرنے کا ہوگا - اس میں اور کچھ نہیں ہوگا - اس میں کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرے نزدیک یہ فرق ضرور پڑے گا کہ یہ مسودہ قانون آئین کے مطابق بن جائے گا -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم ناموزوں ہے اور یہ غیر ضروری ہے - ہم نے یہ اس بل میں لکھ دیا ہے اور اس سے بہتر مطلب نکل سکتا ہے - اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That amendments No. 8 and 9 to Clause 5 of the Bill be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 5 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 5 forms part of the Bill.

Clause 6 is under consideration.

The question before the House is :

"That Clause 6 do stand of part the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 6 forms part of the Bill.

New Clause to be moved by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That after Clause 6 of the Bill the following new clause be added as clause 7 and the subsequent clauses be renumbered :—

'7. (1) The Corporation shall be set up by the Federal Government.

(2) It shall sue and be sued in its own name.

(3) The Corporation shall be managed by a Board of Directors consisting of a Managing Director and not more than six Directors to be appointed by the Federal Government.

(4) The terms and conditions of the office of the Managing Director as well as of a Director shall be such as may be prescribed'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That after Clause 6 of the Bill the following new clause be added as clause 7 and the subsequent clauses be renumbered :—

'7. (1) The Corporation shall be set up by the Federal Government.

(2) It shall sue and be sued in its own name.

(3) The Corporation shall be managed by a Board of Directors consisting of a Managing Director and not more than six Directors to be appointed by the Federal Government.

(4) The terms and conditions of the office of the Managing Director as well as of a Director shall be such as may be prescribed'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں نے کل بھی اپنی گذارشات اس ایوان کے سامنے پیش کی تھیں کہ اس مسودہ قانون میں کارپوریشن کا ذکر ہے - کلاز ۲ میں الفاظ کی ڈیفینیشن کی گئی ہے کہ جہاں کہیں لفظ کارپوریشن استعمال ہوگا اس سے مراد کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان ہوگا - لیکن اس سارے مسودہ قانون میں کہیں یہ ذکر دکھائی نہیں دیتا کہ کاٹن پر ٹریڈنگ کارپوریشن کیا ہوگی، وہ کس قسم کا ادارہ ہوگی، کون اس ادارے کو بنائے گا اس ادارے کے آئینی اختیارات کیا ہوں گے اس ادارے سے جو لوگ منسلک ہوں گے ان کے اختیارات اور ان کے حقوق کیا ہوں گے ان کے فرائض کیا ہونگے میرے کسی دوست نے بھی، جہاں تک مجھے یاد ہے، اس طرف توجہ نہیں دی میں نے اپنے احباب کی تقاریر بڑی غور سے سنی ہیں وزیر موصوف سمیت کسی نے اس مسئلے کی طرف توجہ نہیں دی کہ ہم نے ایک ٹریڈنگ کارپوریشن بنائی ہے اور وہ اس طرح بنے گی یہاں اس کا ذکر کیوں ضروری نہیں ہے یہ مجھے ان کو سمجھانا چاہیئے، میں نے اس بات پر اصرار کیا ہے - اس لئے میں درخواست کروں گا کہ جو کارپوریشن آپ نے بنائی ہے خواہ وہ اچھی ہے یا بری ہے اسکی کار گذاری کیا ہوگی، اس کا ہئیت کیا ہوگی - اس کا حلیہ کیا ہوگا، اس کا حدود اربعہ کیا ہوگا یہ مجھے بتائیں -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! کاٹن ٹریڈنگ کارپوریشن مرکزی حکومت نے قائم کی ہے اور یہ اس طرح قائم کی ہے جس طرح ایکسپورٹ کارپوریشن بنی ہوئی ہے - ملکی کاروبار کو چلانے کیلئے کچھ صنعتوں کو ٹیک اوور کرنا ہوتا ہے اور یہ ایسی ہی بات ہے اور ہم نے یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں کی ہے - آئین کے تحت کارپوریشن بن سکتی ہیں اس کے لئے بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوگا اور اس کے نیچے عملہ مقرر کیا جائے گا کیونکہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ حکومت نے یہ کارپوریشن قائم کی ہے - اس میں اور خواجہ صاحب کیا چاہتے ہیں یہ چیز خواجہ صاحب کی سمجھ میں نہیں آتی ہم اس کا حساب کتاب ایک کتاب کی شکل میں پارلیمنٹ میں لائیں گے جنرل بجٹ میں بھی اس پر بحث ہوگی اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کی یہ ترمیم غیر ضروری ہے اسلئے اسے مسترد کیا جائے -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That amendment No. 9A moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : Clause 7 is under consideration.

Amendment No. 10 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 7, sub-clause (3) be substituted by the following :—

'(3) The Manager shall hold office for five years, and shall not be removed except for misconduct during this period. The other terms and conditions of the office of the Manager shall be as prescribed under the rules'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 7, sub-clause (3) be substituted by the following :—

'(3) The Manager shall hold office for five years, and shall not be removed except for misconduct during this period. The other terms and conditions of the office of the Manager shall be as prescribed under the rules'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! جس سب کلاز کو میں نے ترمیم کرنے کے لئے تجویز اس ایوان کے سامنے پیش کی ہے اسکے الفاظ یہ ہیں :

"7(3) The Manager shall hold office during the pleasure of the Corporation on such terms and conditions as may be specified by the Corporation."

ان الفاظ سے کم از کم دو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں ایک یہ ہے کہ منیجر جو کہ ایک ذمہ دار افسر ہوگا جس نے لاکھوں اور بعض صورتوں میں، کروڑوں روپے کا سال بھر میں

کاروبار کرنا ھوگا، اِس کی تعیناتی اور اِس کی تقرری، اِس کی بحالی، کارپوریشن کی منشاء اور اس کی مرضی پر منحصر ہے - ظاہر کہ جس شخص کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کل اس نے اس ملازمت میں رھنا ہے کہ نہیں، اس کی سروس چار دن کی ہے یا کتنی ہے یعنی اس کی سروس کی کوئی سیکورٹی نہیں ہے -

جناب والا ! اس لئے میں نے پانچ سال کی معیاد اس کے عہدے کے لئے مقرر کر کے اس کی سروس کو سیکورٹی دینے کی کوشش کی ہے اس کی ملازمت کو تحفظ دینے کی کوشش کی ہے لیکن اس تحفظ سے یہ نہیں ہے کہ وہ ہر اصول اور ہر قاعدے سے بے نیاز ہو سکتا ہے میں نے یہ کہا ہے کہ مس کنڈکٹ انگریزی زبان کی ایسی term ہے جس میں ہر قسم کی بد دیانتی قانون اور قواعد کی خلاف ورزی اپنے فرائض سے کوتاہی شامل ہے اس لئے اگر کوئی بددیانت ہوگا یا قواعد کی خلاف ورزی کریگا یا اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھائیگا تو وہ میرے الفاظ کی زد میں آکر ملازمت سے برطرف کیا جا سکتا ہے لیکن جبتک کوئی صحیح کام کر رہا ہے اور اسے معلوم ہو کہ میں صحیح کام کر رہا ہوں تو مجھے پانچ سال تک کوئی نہیں نکال سکیگا کم از کم پانچ سال تک اسکو ملازمت کا تحفظ ہونا چاھیئے یہ کیا بات ہوئی کہ جب چاہا نکال دیں اور کوی زمانے میں عام طور پر یہ الفاظ استعمال ہوا کرتے تھے ھز امپیریل میجسٹی انکے پلیژر کیلئے یہ کام ہو رہا ہے انکی خوشنودی کے مطابق یہ کام ہو رہا ہے تو اس کارپوریشن کے قواعد و ضوابط کس کام کیلئے ہیں کارپوریشن ہر روز بددیانتی خود کرتی ہے اور دوسرے لوگوں کو نکالتی رہے تو یہ کیا بات ہوئی دوسری بات جو اس میں ہے وہ یہ ہے :

"on such terms and conditions as may be specified by the Corporation.",

کوئی رول لاگو نہیں ہوگا as may be specified فرض کیجئے مجھے ضرورت ہے اور میں کسی جگہ جاتا ہوں اور مجھے کہا جاتا ہے کہ تمہیں سواسو روپے بطور مینیجر رکھیں گے اور یہ میری specify شرط ہوگی ایک اور صاحب ہیں وہ مجھ سے بہت لائق ہیں یا ان کی اس دنیا میں کوئی سفارش ہے تو اسے کہا جائے کہ تم پانچ سو روپے لے لو جگہ وہی ہے کام وہی ہے اور مجھے سوا سو روپیہ اور اسے پانچ سو روپیہ اس لئے چاھیئے کہ ان کے باقاعدہ گریڈ قانون کے تحت مقرر کئے جائیں کہ اس قسم کی فیکٹری کا یہ گریڈ ہوگا یہ تنخواہ ہوگی اور یہ یہ الاونس اور مراعات ہوں گی اور اس قسم کی کیٹیگری کی فیکٹری کے لئے یہ تنخواہ اور یہ الاونس اور مراعات ملیں گی یہ کیا بات ہوئی کہ ہر چیز کو کارپوریشن کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے اور جس وقت کوئی ڈائریکٹر کسی سے ناراض ہوگا تو اس کی تنخواہ کم کر دی اور اگر راضی ہوا تو اس کی تنخواہ دوگنی کر دی یہ تو سکھوں والی بات کر رہے ہیں ضابطہ اخلاق اور قانون کوئی نہیں ہے بادشاہ کی بھی مرضی ہے وزیر صاحب کی بھی مرضی ہے اور انہوں نے جو کارپوریشن بنائی ہے اس کی مرضی ہے اور مینیجر جو آگے آئیگا اس کی بھی بھی مرضی ہے یعنی ہر ایک اپنی مرضی سے کام کرے گا تو بہتر یہ ہوگا کہ کسی ضابطے، قانون اور قواعد و ضوابط کے مطابق کام کیا جائے سب کچھ ان کی مرضی پر نہ چھوڑ دیا جائے۔

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! خواجہ صاحب نے جتنی تقریر فرمائی ھے وہ انکی کل کی تقریر سے متضاد ھے کلٌ سارے ممبران نے اور خواجہ صاحب نے بھی کہا تھا کہ ان پر (مینیجروں) پر بہت سخت چیکنگ ھونی چاھیئے کیونکہ بددیانتی کا بہت خدشہ ھے تو اس لئے ھم نے بڑی سخت چیکنگ رکھی ھے - جناب والا ! اب ھمیں کیا پتہ ھے کہ کوئی آدمی جو ھے وہ برا ھے یا ٹھیک ھے یہ تو اس کے کام اور اھلیت کی بناء پر دیکھا جا سکتا ھے اور صحیح شورٹی یہ تو نہیں ھوتی کہ یہ لکھ دیا جائے کہ اس کی ملازمت اتنے سال ھوگی دراصل صحیح شورٹی اس آدمی کی اھلیت اور کام پر ھوتی ھے اور ھم یہ چاھتے ھیں کہ یہ کارپوریشن کے اختیار میں ھونا چاھیئے کہ اگر کوئی آدمی کاشتکار اور عوام کے مفاد کے خلاف کام کرے گا یا ہیرا پھیری کرے گا تو اسے فوراً نکال دیا جائے گا اور اس کو سزادی جائے گی میں سمجھتا ھوں کہ ان کو ھمیں لبرٹی نہیں دینا چاھیئے اور جیسے کل ھاوس کی سینس تھی اسلئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ھوں -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The motion stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 7 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 7 stands part of the Bill.

There are no amendments to Clauses 8, 9 and 10.

So, the question before the House is :

"That Clauses 8, 9 and 10 stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clauses 8, 9 and 10 stand part of the Bill.

Clause 11.

There is an amendment by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That Clause 11 of the Bill be substituted by the following :—

'11. Where the shares of the company are owned wholly by the Corporation, the said company shall stand wound up'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That Clause 11 of the Bill be substituted by the following :—

'11. Where the shares of the company are owned wholly by the Corporation, the said company shall stand wound up'."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! آپ اصل کلاز کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں :

"the assets and liabilities of such company may, with the prior approval in writing of the Federal Government, be acquired by the Corporation, whereafter the company shall stand wound up."

ان کو سامنے رکھتے ھوئے آپ کلاز ۵ اور ۶ کو ملاحظہ فرمائیں پانچ کے تحت فیڈرل گورنمنٹ ان تمام اداروں کو حاصل کر سکتی ھے اور کلاز ۶ کے تحت ان حاصل کردہ اداروں کو جو کہ کلاز ۵ کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے حاصل کئے ھیں وہ کارپوریشن کے حوالے کر دیئے جائیں گے ٹھیک ھے - جناب والا ! اب مجھے محترم وزیر صاحب بتائیں کہ کلاز ۶ کے تحت وہ ادارے کارپوریشن کے حوالے کر دیئے گئے اور کلاز ۵ کے تحت وہ تمام کے تمام شیئر اس کمپنی کے یا اس کارخانے کے وہ اب گورنمنٹ کے قبضے میں آنے کے بعد کارپوریشن کے قبضے میں چلے گئے تو پھر مجھے بتائیے :

'the assets and liabilities of such company may, with the prior approval in writing of the Federal Government, be acquired by the Corporation.'

اس کا کیا مقصد ھے وہ اکوائر تو پہلے ھو چکے ھیں وہ کلاز نمبر ۵ کے تحت اکوائر ھو چکے ھیں اور ۶ کو پڑھ لیجئے ۶ کے تحت یہ ھے :

" The Federal Government may, by notification in the official Gazette, transfer the wonership and management of an acquired establishment to the Corporation."

اونر شپ یہ نہیں ھے کہ صرف مینیجمنٹ ہی ٹرانسفر ھو بلکہ اس کی ساری چیزیں ٹرانسفر ھو جائیں گی -

ownership and management

اور انتظام جو تھا اسکی ملکیت اسکے حصے اور assets, liabilities,stores and stocks اسٹور اور اسٹاک اس میں ہر چیز آجائے گی اس کے بعد کلاز نمبر ! ا پڑھیئے اس کو ریپیل کر رھے ھیں اس کو دھرا رھے ھیں اور میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی سوتے میں سارا کام ھو گیا ورنہ یہ لکھنے کی ضرورت نہیں ھے اور جو میں نے لکھا ھے وہ بالکل واضح ھے اور ان کا جو مقصد ھے وہ فوت نہیں ھوتا -

Where the shares of the company are owned wholely by the Corporation.

۵ اور ٦ کو ملکر یہ سارے کے سارے شیئر کارپوریشن کے قبضے میں آ گئے ہیں اس کی ملکیت میں آ گئے ہیں -

that company shall stand wound up

وہ کمپنی ختم تصور ہوگی یہ عرض ہے جو میں نے ایک فقرے میں عرض کی ہے آگے ماننا اور نہ ماننا ان کا کام ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! ھماری کلاز زیادہ وضاحت کرتی ہے -

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں وضاحت کرتی ہے جس کا مطلب کوئی نہیں -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted".

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

"That Clause 11 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 11 stands part of the Bill.
Now, Clause 12.

خواجہ محمد صفدر : کوئی بات نہیں ہے کل کر لیں گے کیونکہ کل کے لئے ہمارے پاس کوئی بزنس نہیں ہے -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : میرے خیال میں آج آجائے گا -

خواجہ محمد صفدر : اگر آجائے گا تو یہ ڈیفر کر دیں گے اگر وہ آگیا کیونکہ میرے علم میں کل کوئی بزنس نہیں ہے جو یہاں پیش ہو -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : نہیں خواجہ صاحب مقصد یہ ہے کہ ان میں سے جو ترمیمیں آپ پیش کرنا چاہتے ہیں...

خواجہ محمد صفدر : میں ابھی بیٹھ کر اس کو دیکھوں تو پھر ہے یا یہ مجھ سے پہلے بات کر لیتے مجھ سے تو کسی نے بات نہیں کی اس لئے میں سب پیش کروں گا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : چاہیئے تو یہی تھا کہ وہ آپ سے بات کر لیتے - اگر نہیں کی تو اس وقت بھی ہو سکتی ہے - کیونکہ قائد ایوان بھی موجود ہیں اور متعلقہ وزیر صاحب بھی موجود ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں نے کسی دوست کا حکم نہیں ٹالا - لیکن سوال یہ ہے کہ میری ۳۷، ۳۸ ترامیم ہیں - ان میں سے ۱۲، ۱۴ ڈسپوز آف ہو گئی ہیں باقی ۲۴، ۲۵ ابھی رہتی ہیں - یعنی تیسرا حصہ ہو گئی ہیں جو باقی ہیں وہ بھی ہو جائیں گی - ایک گھنٹہ اور لگ جائے گا -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ٹھیک ہے - اب یوں سر سری دیکھتے ہیں آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ یہ ذمہ داری بہر صورت اس طرف کی ہے اور متعلقہ وزیر آپ سے بات کر لیتے - بہر صورت آپ نمبر ۱۲ موو کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! آپکے حکم کی تعمیل کئے دیتا ہوں -

Sir, I beg to move :

"That in Clause 12 of of the Bill, the words the Federal Government, or' occurring in the first and second line be omitted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 12 of the Bill, the words 'the Federal Government, or' occurring in the first and second line be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! اگر آپ اس کلاز کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ دو صاحب اختیار اداروں کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ کسی کو یہ اجازت دے سکتے ہیں کہ وہ مینیجر کے کام میں مداخلت کرے یا اس کو ہدایت جاری کرے - ایک تو ہے فیڈرل گورنمنٹ اور دوسرا ہے کارپوریشن - ان دونوں میں سے کوئی بھی ہدایت جاری کر سکتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایک ہدایت ہو اور کارپوریشن کی دوسری ہدایت ہو اور اس کے برعکس ہو - تو اس صورت میں مینیجر کیا کرے گا ؟ یہ مجھے معلوم نہیں ہے - یہ مینیجر کے فیصلہ کرنے والی بات ہے - یہ ایسی سیچوئیشن ہوگی تو وہ کرے گا - یہ دو عملی کی صورت ہے - جب تمام کے تمام اختیارات ماسوائے سپرویژن کے فیڈرل گرنمنٹ کے اور کارپوریشن کے سپرد کر دیئے ہیں تو پھر بہتر طریقہ یہی تھا کہ مینیجر کو ہدایت جاری کرنے کے لئے صرف کارپوریشن کے ذمہ یہ کام ڈالا جاتا اور فیڈرل گورنمنٹ روزمرہ کے کاروبار میں مینیجروں سے کوئی تعلق نہ رکھتی - جناب والا ! روزمرہ کے کام کے سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ فرض کیجئے کہ سیالکوٹ میں ۸۴ کارخانے حکومت نے اپنی تحویل میں لئے - ظاہر ہے کہ ان میں ۸۴ مینیجر ہوں گے - اب فیڈرل گورنمنٹ کس کس مینیجر سے کیا کیا تعلق اور رابطہ رکھے گی - یہ ممکن نہیں - اس لئے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہاں فیڈرل گورنمنٹ کا لفظ حذف کر دیا جائے اور یہ ذمہداری کارپوریشن پر ہو کہ وہ اپنے مقرر کردہ مینیجروں سے درست کام لے اور ان کو بدنیت اور بدراہ نہ ہونے دے -

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! فیڈرل گورنمنٹ کا ہونا ضروری ہے - فیڈرل گورنمنٹ نے یہ کارپوریشن بنائی ہے - اس کے تحت یہ سبھی گورنمنٹ کے طور پر کام کرتی ہے - دونوں کا احکامات کے سلسلے میں آپس میں تفاوت نہیں ہو سکتا - اسلئے لفظ فیڈرل گورنمنٹ رہنا ضروری ہے -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer : The amendment stands rejected.

Now, the question before the House is :

That Clause 12 stamds part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 12 stands part of the Bill.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں تو میں دونوں ترامیم اکٹھی موو کر دوں اور ان پر بات بھی اختصار کے ساتھ اکٹھی کر لوں -

جناب صدارت کنندہ آفیسر : ٹھیک ہے -

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move:

" That in Clause 13, in sub-clause (1), the word 'thirty' occurring in the fourth line be substituted by the word 'ninety'."

I beg to move:

" That in Clause 13 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following:

'(2) Where the debtor refuses to accept any liability to pay the debt on whatever ground. The matter shall be referred to the Civil Judge first class having territorial Jurisdection of the matter for arbitration, and award of the Civil Judge shall be final.

(3) If a debtor fails to pay the amount due from him according to the award within ninety days of the award, the same may be recovered as arrears of land revenue'."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 13, is sub-clause (1), the word 'thirty' occurring in the fourth line be substituted by the word 'ninety'."

The second amendment is:

"That in Clause 13 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following :

'(2) Where the debtor refuses to accept any liability to pay the debt on whatever ground. The matter shall be referred to the Civil Judge

first class having territorial Jurisdection of the matter for arbitration, and the award of the Civil Judge shall be fina .

(3) If a debtor fails to pay the amount due from him according to the award within ninety days of the award, the same may be recovered as arrears of land revenue.'"

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ان دو ترامیم کے ذریعے میں نے یہ کوشش کی ہے کہ کلاز ۱۳ میں ایک قرض خواہ کے خلاف کارروائی میں جو شدت کی جا سکتی ہے اس قانون کے تحت اسے ذرا نرم کر دیا جائے - پہلے تو میں نے یہ عرض کیا ہے کہ کسی شخص سے یہ مطالبہ کہ وہ تیس دن کے اندر ادائیگی کرے - یہ درست نہیں ہے - اس کی بجائے نوے دن میعاد ہونی چاہیئے .اور کلاز دو کو میں نے بالکل ترمیم کر دیا ہے - اس کی جگہ آج نئی کلاز تجویز کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی قرض خواہ، قرضدار جو سابقہ مینیجمینٹ کا قرضدار تھا اب مقروض ہے تو اس کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنے حقوق بھی ثابت کر سکے اور اگر کوئی رقم متنازعہ فیہ ہو تو وہ متنازعہ بھی حل کیا جا سکتا - ایسا نہ ہو کہ سابقہ مالکان نے کسی کے خلاف ایک پرانی رقم اپنی کتابوں میں درج کر رکھی ہو اور وہ پرانی رقم اسی لئے چلی آ رہی ہو کہ وہ متنازعہ فیہ تھی اس لئے متعلقہ شخص یا فریق یا پارٹی یا کمپنی نے وہ ادا نہیں کی اور وہ تنازعہ حل نہیں ہوا تھا - اب چونکہ یہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے اس لئے مینیجر صاحب اس مالک کو نوٹس دے کر کہیں گے کہ بھئی تیس دن کے اندر اندر یہ ادا کر دے - اگر وہ فریق اپنی ذمہ داری قبول کر لے تو درست ہے - اس کے لئے میں نے تیس دن کی بجائے نوے دن کی میعاد تجویز کی ہے - اگر وہ کہے کہ میں نے یہ رقم ادا کر دی ہوئی ہے یا میں نے نہیں دینی یا میرے ذمے نہیں ہے تو اس صورت میں میں نے عرض کیا ہے کہ یہ دونوں فریق ایک سطح پر رکھے جائیں - اس علاقے کے سول جج کے پاس وہ تنازعہ چلا جائے - اس میں وہ ثالثی فیصلہ دے - اس ثالثی فیصلہ کی بنیاد پر دونوں فریق رضامند ہوں - جناب والا ! موجودہ صورت میں اس میں اس قدر شدت رکھی گئی ہے کہ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کے قرضے کی طرح اس کی دفعات کا اس میں ذکر ہے اور وہ دفعات ۳۹، ۴۰ اور ۴۱ ہیں انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ آف پاکستان آرڈیننس ۱۹۶۱ء کے تحت وصولی ہوگی - وہ وصولی کیسے ہو سکتی ہے ؟ دفعہ ۳۹ کے تحت کسی ڈسٹرکٹ جج کے پاس ایک درخواست گزارنی ہوتی ہے کہ فلاں شخص سے اس بینک نے قرض لینا ہے - فوراً ڈگری پہلی تاریخ پر ہو جائے اور اس ڈگری کا اجراء اس طور پر ہوتا ہے کہ اس انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کے تمام کاروبار، اس کی جائیداد بلکہ اس کی ذات پر قبضہ کر لے اور دفعہ ۴۱ کے تحت انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر پھر بھی قرض باقی رہ جائے تو وہ بطور ایریئرز آف لینڈ ریوینیو وصول کیا جا سکتا ہے - میں نے سیدھی بات کی ہے کہ اتنی سختی نہ کیجیئے - اس

[Khawaja Mohammad Safdar]

کسے کاروبار پر ہاتھ نہ ڈالئے ورنہ ایک آسامی تو مر جائے گی - ساھوکار تو چاہتا ھے کہ اس کی آسامی کھڑی رھے - اس کو آپ نے کھڑا رکھنا ھے ضرورت اس بات کی ھے کہ اس کو اپنا کاروبار کرنے دیجیئے اور نوے دن اس کو مہلت دیجیئے - اگر نوے دن کے بعد نہیں دیتا اور آربیٹریشن بھی ھو جاتی ھے اس کے خلاف فیصلہ ھوتا ھے تو نوے دن کی جو مہلت ھے اور آربیٹریشن کے فیصلے کے بعد اگر وہ نہیں دیتا تو ایریئرز آف لینڈ ریوینیو جو کہ دفعہ ۴۱ کی آخری شق ھے انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان آرڈیننس کے تحت وصول کر لیا جائے - تاکہ ان کا روپیہ بھی نہ مارا جائے اور دوسرے کو بھی موقع مل جائے کہ وہ کسی غیر جانبدار ٹریبونل کے سامنے اپنا حق بھی ثابت کر سکے اور اسے موقع بھی ملے کہ وہ ادائیگی بھی کر سکے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ دونوں ترامیم جو پیش کی گئی ھیں - اس سلسلے میں میں پہلے بھی جواب دے چکا ھوں - اس سے جھگڑے کی کوئی صورت نہیں ھے کہ وہ عدالتوں میں جائے - خواجہ صاحب کو پتہ ھے کہ دیوانی عدالتوں میں کیس کتنی دیر رھتے ھیں اور جو پہلی ترمیم ھے اس میں ھماری ری کووری لیٹ ھو جائے گی - تیس دن کی بجائے نوے دن کرنے سے پھر ادائیگی اور بھی لیٹ ھو جائے گی - ایک طرف تو خواجہ صاحب کہتے ھیں کہ جن کا دینا ھے ان لوگوں کو ادائیگی بھی جلدی کریں اور دوسری طرف کہتے ھیں کہ رقم دینے کی میعاد بڑھا دیں - میں سمجھتا ھوں کہ یہ تضاد ھے اس لئے اسے ریجیکٹ کیا جائے -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is:

"That the amendments moved by Khawaja Mohammad Safdar may be adopted".

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The amendments stand rejected.

The question before the House is:

"That Clause 13 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 13 stands part of the Bill.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 14 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following:

'(2) The Corporation may on receipt of an application under sub-section (1) and after such enquiry as it may deem fit, either reject such

application or if satisfied, direct the acquired establishment to pay the amount due to the creditor within 90 days of the receipt of the application.

(3) In case the Corporation rejects the application of the creditor, the creditor may apply to the Civil Judge first class having territorial Jurisdiction in the matter, for arbitration, and the award given by the Civil Judge shall be binding on the creditor as well as the Corporation.,"

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is:

"That in Clause 14 of the Bill, sub-clause (2) be substituted by the following :

'(2) The Corporation may on receipt of an application under sub-section (1) and after such enquiry as it may deem fit, either reject such application or if satisfied, d rect the acquired establishment to pay the amount due to the creditor within 90 days of the receipt of the application.

(3) In case the Corporation rejects the application of the crediter, the creditor may apply to the Civil Judge first class having territorial Jurisdiction in the matter, for arbitration, and the award given by the Civil Judge shall be binding on the creditor as well as the Corporation.,"

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں نہایت اختصار سے گذارش کروں گا یہ جو کارپوریشن کو اختیار دیئے جا رہے ہیں کہ کوئی قرض خواہ قرضہ لینا چاہے تو وہ اس سلسلے میں کارپوریشن کو درخواست دے گا کارپوریشن چاہے منظور کرے یا نہ کرے - یہ طریقہ کار درست نہیں ہے وہ طریقہ کار جو دوسروں کے لئے تجویز کر رہے ہیں وہ اپنے لئے بھی پسند کریں - یہ نہیں ہو سکتا جو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے کیسے پسند کرو گے -

آنچہ خود نمی پسندی

بر دیگراں را چہ پسند

جو خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کریں - یہ طریقہ ایسا ہے جو کوئی لینے والا جائے گا اسے دھکے ملیں گے اور اگر کوئی دینے والا ہوگا تو اس کے گلے پھندا ڈال دیا جائے گا - کلاز ۱۳ ، ۱۴ میں مطابقت پیدا کی جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جاب ! دھکے دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس کی بیلینس شیٹ میں جمع ہوگا وہ اس کو ضرور دیں گے اور جو کسی کی اگر بڑی رقم ہوگی اس کی اقساط کر لی جائے گی - دیر ضرور لگے گی - اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Presiding Officer: The question before the House is :

" That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer: The amendment is stands rejected.

Now, the question before the House is :

" That Clause 14 stands part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presid ng Officer : Clause 14 stands part of the Bill.

Now, we take up Clause 15.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I will move amendment No. 17.

Mr. Presiding Officer : So, amendment No. 16 not moved.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

" That Clause 15 of the Bill be substituted by the following :

> '15. If any contract or agreement entered into or any obligation undertaken by any previous management of any acquired establishment is deemed by the Federal Government to be against the interests of the establishment, the Federal Government, and if so authorised, the Corporation may refer the matter to the Civil Judge first class having territorial Jurisdiction in the matter for arbitration, and the award so given shall be final.,"

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

" That Clause 15 of the Bill be substituted by the following :

> '15. If any contract or agreement entered into or any obligation undertaken by any previous management of any acquired establishment is deemed by the Federal Government to be against the interests of the establishment, the Federal Government, and if so authorised, the Corporation may refer the matter to the Civil Judge first class having territorial Jurisdiction in the matter for arbitration, and the award so given shall be final.,"

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں اختصار کے ساتھ عرض کروں گا کہ حکومت اپنے ہاتھ میں اختیار لے کر ان کو کارپوریشن کو دیئے جا رہے ہیں اور وہ معاھدات جو سابقہ مالکان نے فریقین سے کئے تھے ان میں سے جن کو چاہے منسوخ کر دے اور ان کی پابندی اپنے اوپر لازم نہیں رکھے گی یہ اختیارات درست نہیں ہیں جو سابقہ معاھدات ہوئے ہیں وہ قانون کی حدود کے اندر کنٹریکٹ ایکٹ کی شرائط کو پورا کرتے ہیں اور جو

سکسیسر مالک نہیں یعنی کارپوریشن جو سابقہ صنعتوں کی مالک بنی ہے اس کو چاہیئے ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر - ایسا نہیں کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو - کسی معاہدہ سے ملنے والے نفع کے مالک تو یہ لیکن اگر کسی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو یہ کہا کہ ہم نہیں مانتے یہ مناسب نہیں ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب چیئرمین ! اس بل کی روح تمام تر یہ ہے کہ قوم کے لوگوں کو فائدہ پہنچے - یہ قومی مفاد ہے اور اس قسم کی مال پریکٹس کرنے والے لوگوں کو معاف نہیں کیا جائے گا -

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That the amendment moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(The motion was negatived)

Mr. Presiding Officer: The amendment stands rejected.

Now, amendment No. 18 not moved.

The question before the House is :

"That Clause 15 stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer : Clause 15 stands part of the Bill.

Now, we take up Clause 16.

خواجہ محمد صفدر : جناب وزیر صاحب مزدور کا بہت خیال کرتے ہیں لیکن یہ ان کے گلے کاٹ رہے ہیں -

I beg to move :

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (1), the comma occurring after the word 'acquisition' in the fifth line be substituted by a fulstop and the subsequent words be omitted."

Mr. Presiding Officer : The amendment moved is :

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-clause (1), the comma occurring after the word 'acquisition' in the fifth line be substituted by a fulstop and the subsequent words be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں ان کو اکھٹی کر لیتا ہوں -

[Khawaja Mohammad Safdar]

جناب چیئرمین ! جیسا کہ میں کل بھی عرض کیا تھا اور انہوں نے بھی کہا ہے کہ ہر مزدور کو پاکستان میں ہر جگہ تبدیل کیا جا سکتا ہے ۔ اگر وہ تبدیلی سے انکار کرے گا تو اس کو برخاست کر دیا جائے گا اس کی ملازمت ختم ہو جائے گی میں نے صرف اس ترمیم کے ذریعے یہ کہا ہے کہ اگر اس قسم کا کوئی جھگڑا یا تنازعہ پیدا ہو جائے تو انڈسٹریل ریلیشنز آرڈیننس کے تحت اسے لیبر کورٹ کے حوالے کر دیا جائے گا ۔ لیکن یہ نہیں مانتے ۔ وہ لیبر کورٹ کا نام نہ سننے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں جو کہ مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے ۔ یہ مزدوروں کے خیرخواہ ہیں جو کہ مزدوروں کے کسی حق کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ میری ترمیم کو قبول کر لیں وہ مزدوروں کی بھلائی میں ہے مفاد میں ہے اور جو محترم وزیر صاحب ان کے نام نہاد ہمدرد بنے پھرتے ہیں وہ انکا گلا گھونٹ رہے ہیں ۔

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! محترم وزیر صاحب نے تسلی کی بات کی ہے تسلی تو ان کی خدا کرے گا ۔ یہ مزدوروں کا معاملہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی شرائط ملازمت پہلے سے بہتر کر دی جائے تو یہ اس کے مفاد میں ہوگا یہ کہاں لکھا ہے کہ ایک آدمی ایک ہی شرائط پر کام کرتا رہے اور اس کی ترقی نہ ہو یا اس کی قابلیت کے مطابق اسکا معاوضہ نہ بڑھایا جائے یا بہتر شرائط کے ساتھ مزید ترقی نہ کرے ۔ جناب والا ! جہانتک بورڈ میں جانے کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے تمام قوانین سرکاری فیکٹریوں پر بھی لاگو ہیں اس لئے اس کو الگ لکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That amendments to Clause 16 of the Bill moved by Khawaja Mohammad Safdar be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Presiding Officer : The question before the House is :

"That Clause 16 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer: Clause 17 is under consideration.

No amendment to it. I put the question.

The question before the House is :

"That Clause 17 do stand part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 18 is under consideration.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I don't move my amendment No. 23.

Mr. Presiding Officer : Not moved. So, I put the question.

The question before the House is :

" That Clause 18 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer : Clause 19 is under consideration. Amendment No. 24.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendment :

" That in Clause 19, in sub-calause (2), the words 'the decision of the Federal Government shall be final' be substituted by the words 'the matter shall be referred to the Labour Court for adjudication, and the decision of the Labour Court shall be final.''

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

جناب یہ وھی دلیل دیں گے -

(At this stage Mr. Deputy Chairman, (Mr. Tahir Mohammad Khan,) took the Chair)

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں یہ وہی دلیل ہے میں اس کو دھرانا نہیں چاھتا - مرکزی حکومت نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے کہ مزدوروں کے حقوق کا فیصلہ کس طرح کریگی میں چاھتا ھوں کہ بجائے اس کے کہ مرکزی حکومت خود فیصلہ کرے جو کہ ایک فریق ہے یہ فیصلہ جیسا کہ عام کارخانوں کے مزدوروں کا فیصلہ عدالتیں کرتی ھیں لیبر کورٹس کرتی ھیں وہ کریں یہ بھی کارخانے ھوں گے اور ابھی ابھی میرے محترم دوست جناب وزیر مملکت نے ارشاد فرمایا ہے کہ عدالتوں کے دروازے کھلے ھوں گے میں کھلے ہی رکھنا چاھتا ھوں - البتہ انہوں نے شاید یہ قانون پڑھا نہیں ہے جو مسودہ قانون وہ یہاں پائلیٹ کر رہے ھیں اس کے ذریعے کسی عدالت کا دروازہ کھلا نہیں رہا نہ لیبر کورٹ کا نہ سول کورٹ کا -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میں پہلے عرض کر چکا ھوں تمام صنعتی قوانین جو لیبر کے متعلق ھیں وہ سرکاری اداروں پر بھی اور کارخانوں پر بھی اسی طرح لاگو ھوتے ھیں اس لئے اس کی ضرورت نہیں ہے -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

" That amendment No. 24 to Clause 19 of the Bill, be adopted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : There is no other amendment to Clause 19, therefore, I put the question.

The question before the House is :

" That Clause 19 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 19 forms part of the Bill.

Clause 20 is under consideration. Amendment No. 20 to be moved by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : This is for omission, Sir.

Mr. Deputy Chairman : So, it will not be moved, but you will oppose it.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اس کی مخالفت کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور اس ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس کلاز بیس کو حذف کر دیا جائے ابھی ابھی محترم وزیر مملکت صاحب نے کہا ہے کہ وہ تمام لیبر عدالتیں جن کا تعلق مزدوروں کے تنازعات کا فیصلہ کرنے سے ہے ان کے دروازے ان کارخانہ جات کے مزدوروں پر بھی کھلے ہوں گے میں ابھی کلاز بیس کے الفاظ ان کے سامنے پڑھتا ہوں اگر وہ مناسب سمجھیں تو وہ بھی ساتھ ساتھ پڑھتے جائیں :

I quote Clause 20 of the Bill :

"20. Bar of Jurisdiction.—(1) No court shall call in question or permit to be called in question any provision of this Act, or of any rule or order made, or anything done or any action taken thereunder.

(2) No court shall grant any injunction or make any order, nor shall any court entertain any proceedings, in relation to anything done or intended to be done under this Act."

اب ان الفاظ کے بعد پھر بھی محترم وزیر مملکت اگر یہ دعوی کریں کہ عدالتوں کے دروازے مزدوروں کے لئے کھلے ہوں گے میں تو یہی کہوں گا کہ :

"بریں عقل بینش کہ باید گریست"

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ مزدوروں کے لئے نہیں ہے یہ مالکان کیلئے ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ مالکان کیلئے ہے اور مزدوروں کے لئے نہیں ہے ؟

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

" That Clause 20 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 20 forms part of the Bill.

Clause 21 is under consideration. Amendment No. 26 is also for deletion. You speak.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! یہ بھی ایک ایسی کلاز ہے جس میں ضرور حذف کرانا چاہتا ہوں خواہ میرے دوست مجھ سے اتفاق کریں یا نہ کریں کلاز ۲۱ کے مطابق کسی قسم کا کوئی مقدمہ کوئی استغاثہ کوئی قانونی چارہ جوئی فیڈرل گورنمنٹ کارپوریشن یا مینیجر یا ان صنعتوں یا ان کارخانوں یا ان اداروں سے متعلق کسی ملازم کے خلاف، خواہ وہ کچھ ہی کیوں نہ کر دے، نہیں کی جا سکتی الفاظ نہایت واضح ہیں :

Clause 21 of the Bill says :

"21. Indemnity.—No suit, prosecution or other legal proceedings shall lie against the Federal Government, the Corporation, a Manager or any other person for anything in good faith done or intended to be done under this Act or any rule or order made thereunder."

جناب والا ! اس قسم کی انڈیمنٹی کلاسز عام طور پر مارشل لاء میں پاس کی جاتی ہیں انڈیمنٹی لاز پاس کئے جاتے ہیں تو محترم وزیر صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا جائے یہ جو کارپوریشن ہے اور اس کے جو بچونگڑے ہوں گے مینیجر اور اس قسم کے لوگ ان کو سیاہ و سفید کا مالک بنایا جا رہا ہے - ان کو کوئی پوچھ نہیں سکتا ان کے خلاف کسی عدالت میں مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا - کسی عدالت میں ان کے خلاف چارہ جوئی نہیں ہو سکتی - جناب والا ! لوگوں کا یہ الزام ہے کہ اس ملک میں ڈکٹیٹر شپ قائم کیجا رہی ہے ٹھیک ہے - لیکن آپ ایک آدمی کو ڈکٹیٹر بنائیے - ہر شخص کو ڈکٹیٹر بنایا جا رہا ہے اس لئے میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کو ختم کیا جائے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ ڈکٹیٹر نہیں ہوں گے وہ قواعد و ضوابط کے مطابق کام کریں گے اور جو بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کلاز رہنی چاہیئے وہ ایسے ہی جھگڑے کھڑے کر کے عدالتوں میں چلے جائیں گے اور پھر کام کیا ہوگا وہاں تو کام روز کا روز ہونا چاہیئے اگر وہاں کام ایک دن کے لئے بھی بند ہو جائے تو کتنے مزدوروں کا نقصان ہوگا کتنے کاشتکاروں کو تکلیف پہنچے گی اس لئے اس کو رکھنا بڑا ضروری ہے -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 21 do stand part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 21 forms part of the Bill.

Clause 22 is under consideration.

Khawaja Mohammad Safdar : I don't move my amendments to Clause 22.

Mr. Deputy Chairman : Not moved. There is no amendment to Clauses 23 and 24. So, I put them together.

The question before the House is :

"That Clauses 22, 23 and 24 to do stand part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Deputy Chairman : Clause 25 is under consideration.

Khawaja Mohammad Safdar to move his amendment.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendment :

"That Clause 25 of the Bill be numbered as sub-clause (1) of Clause 25 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final' be omitted and the following new sub-clause(2) be added:—

'(2) In case the previous management is not satisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial Jurisdiction in the matter, and the District Judge shall give an award which shall be binding on the previous management and the Federal Government.' "

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That Clause 25 of the Bill be numbered as sub-clause (1) of Clause 25 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final' be omitted and the following new sub-clause (2) be added:—

'(2) In case the previous management is not satisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial jurisdiction in the matter, and the District Judge shall give an award which shall be binding on the previous management and the Federal Government. "

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! کلاز ۲۵ کے تحت فیڈرل گورنمنٹ کو یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ وہ ان بڑے بڑے اداروں میں جن کے احاطوں میں مختلف قسم کے کارخانے نصب ہیں جن میں سے ایک کارخانہ تو جننگ کا ہو اور باقی اس کاروبار سے قطعی غیر متعلق کارخانے ہوں ان میں تقسیم کر دی گئی ہے - جننگ کا کاروبار اور اس سے متعلق گودام ہوں گے یا کارخانہ ہوگا وہ تو حکومت اپنے قبضے میں لے لے - لیکن جو غیر متعلق کاروبار ہوں گے وہ واگذار کر دیئے جائیں گے مالک کو واپس دے دیئے جائیں گے - اب ہو سکتا ہے کہ جو لائن یا دیوار کھینچی جا رہی ہے مختلف کارخانوں کے درمیان سابقہ مالک اس سے اتفاق

نہیں کرتا - اس سے اس کی حق تلفی ہو رہی ہے - تو اس صورت میں اس کلاز کی جو کہ اس بل میں ہے - اس کی رو سے جو فیصلہ فیڈرل گورنمنٹ کرے گی - وہ آخری ہوگا - حتمی ہوگا اور قطعی ہوگا اس کے خلاف مطلق کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی - لیکن میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر اس قسم کی کوئی اختلافی بات ہو جائے اول تو ظاہر ہے کہ ایک عام کاروباری آدمی وفاقی حکومت کے منہ کیا آئے گا - وہ چپ کر رہے گا اگر اس پر زیادتی ہوگی - لیکن اگر کوئی سمجھتا ہے کہ مجھ پر اتنی زیادتی ہوئی ہے کہ میں خاموش نہیں رہ سکتا تو اس صورت میں ڈسٹرکٹ جج کے پاس کوئی اختیار ہو کہ وہ درخواست دے اور اس تنازعے کا فیصلہ بذریعہ آربیٹریشن ثالثی کرایا جا سکے اور وہ ثالثی فیصلہ دونوں فریقوں سابقہ مالک اور فیڈرل گورنمنٹ ان کے لئے لازمی ہوگا کہ اس فیصلے کی پابندی کریں ظاہر ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ جو خود ایک فریق ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ درست طور پر فیصلہ کرے گی اس لئے میں اس میں ڈسٹرکٹ جج شامل کرانا چاہتا ہوں -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! میں نے پہلے بھی یقین دلایا ہے کہ بائی فرکیشن شروع ہو چکی ہے اور ابھی تک اس کے خلاف کوئی شکایت نہیں آئی - لیکن جہاں تک یہ تعلق ہے کہ دوسری کوئی انڈسٹری ساتھ لگی ہوئی ہے تو اسکے متعلق بھی ہم نے کہا ہے کہ ہم کر رہے ہیں - لیکن جہاں تک مکانات - دکانیں - دفاتر یا کوئی اور چیز ہے تو یہ ہم لوگوں کو چھوڑ رہے ہیں - یہ تو حکومت کی مہربانی ہے ورنہ اب یہ حکومت کی ملکیت ہے جب اس نے ٹیک اوور کر لیا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جھگڑے کا کوئی سوال نہیں ہے اور یہ فیصلہ کارخانوں کو کامیابی سے چلانے کی صورت ہو سکتا ہے - اس لئے اس کا عدالتوں میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

Mr. Deputy Chairman : Now, the question before the House is :

"That Clause 25 of the Bill be numbered as sub-Clause (1) of Clause 25 and the words 'and the decision of the Federal Government as to such bifurcation shall be final' be omitted and the following new sub-Clause (2) be added :—

'(2) In case the previous management is not satisfied by the action for bifurcation taken by the Federal Government under sub-section (1), it may refer the matter to the District Judge having territorial jurisdiction in the matter, and the District Judge shall give an award which shall be binding on the previous management and the Federal Government'."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

Now, I put Clause 25.

The question before the House is :

"That Clause 25 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 25 forms part of the Bill.

Now, item 30, Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That after Clause 25 of the Bill the following new Clause as Clause 26 be added and the subsequent Clause be renumbered :—

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each acquired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintained by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation, and the auditors' 'report, alongwith its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors' report and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Tables of both the Houses'."......

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each accuired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintined by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation, and the auditors' report, alongwith its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors' report and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Tables of both the Houses' ".

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed, Sir.

Mr. Deputy Chairman : The motion is opposed.

خواجہ محمد صفدر : میں جناب والا ! اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا لیکن یاد دلانا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر مملکت نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ ان کے تمام اکاونٹس ایوان کی میز پر رکھا کریں گے - میں نے وہی ترمیم پیش کی ہے - جس کی اب انہوں نے مخالفت فرمائی ہے - ابھی ہاں کرتے ہیں - ابھی نہ کرتے ہیں - جب زبانی بات کی جاتی ہے تو

پر وعدہ کرنے کے لئے تیار ھیں لیکن جب ٹھوس شکل میں کوئی چیز پیش کی جاتی ھے تو اس کو قبول نہیں کرتے - یک نام و دو آوا - انکو چاھیئے کہ اگر یہ دیانتداری سے یہ سمجھتے ھیں کہ اس کارپوریشن کے حساب کتاب کی رپورٹ اس ایوان کی میز پر رکھی ھے تو اس ترمیم کو قبول فرمائیں - تب میں سمجھوں گا کہ یہ دیانتداری سے اس بات کو تسلیم کر رھے ھیں - ورنہ زبانی بات میں نہیں مانتا -

<u>چوھدری ممتاز احمد</u> : جناب والا ! کلاز ۲۶ میں یہ سب رولز ھم بنا سکتے ھیں اور اس سے پہلے جتنی بھی کارپوریشن بنی ھیں ان کی اکاونٹس رپورٹس یہاں آتی رہی ھیں اور خواجہ صاحب وہ رپورٹس پڑھتے ھیں - ھم جو کچھ پیچھے کرتے آئے ھیں ان کے ساتھ بھی وہی کریں گے ان سے کوئی الگ سلوک نہیں کریں گے یہ بھی اسی طرح ھمارے کنٹرول میں ھوگی اور اس کی جو سالانہ حساب کتاب کی رپورٹ ھوگی وہ بھی اس ہاوس کے سامنے پیش ھوگی جس طرح دوسری کارپوریشنوں کی ھوتی ھیں -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That after Clause 25 of the Bill the following new Clause as Clause 26 be added and the subsequent Clauses be renumbered :—

'26. (1) The Corporation shall maintain a complete account of each acquired establishment separately in such manner as the Federal Government may prescribe.

(2) At the end of each financial year by the accounts maintained by the Corporation shall be audited by a chartered accountant appointed by the Federal Government.

(3) The Corporation shall within three months of the close of a financial year submit to the Federal Government, the audited balance sheet of the Corporation, and the auditors' report, alongwith its own report on the working of the Corporation in the previous financial year. The Federal Government shall within one month of the receipt of the audited balance sheet, the auditors' report and the aforesaid report of the Corporation, lay them on the Table of both the Houses.'"

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The motion is rejected.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in Clause 26, in sub-clause (2), para (e) be omitted."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

<u>خواجہ محمد صفدر</u> : جناب والا ! پیرا (ای) سے ان کا مقصد یہ ھے کہ قوائد بنائے جائیں گے جن میں مینیجر کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ سابقہ مالک یا اس کارخانے سے متعلق جتنے بھی لوگ تھے خواہ مینیجر تھا، کوئی اکاوٹنٹ تھا، اسٹور کیپر تھا، آڑھتی

[Khawaja Mohammad Safdar]

تھا، کوئی ملازم تھا - ان سب کی وہ حد بندی کر دے یعنی وہ اس کی اجازت کے بغیر کہیں آ جا ہی سکیں گے - اس میں یہ الفاظ ہیں :

Clause 26, Sub-Clause 2, para (e) :—

"prohibiting the departure from any area of any person connected with the administration, control or functioning of an acquired establishment save with the leave of the Manager or any other person authorised in this behalf by the Corporation."

ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ کو یہ اختیارات ہیں ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت اور بھی قوانین ہیں جن کے تحت وہ کسی شخص کی حدود بند کر دے یہاں مینیجر صاحب کو بھی یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ اس ادارے اور اس کارخانے سے متعلق کہ وہ ایک فرد یا بیس پچیس، پچاس افراد، ان سب کی وہ حدود بند کر دے کہ خبردار یہیں صحن میں بیٹھے رہو دھوپ میں - میری اجازت کے بغیر دھوپ سے اٹھنا نہیں ہے - جناب والا ! یہ بھی کوئی بات ہوئی - حد ہوگئی ہے رعب داب کی - کچھ تو کم کیجیئے اس رعب کو -

چوہدری ممتاز احمد : جناب والا ! خواجہ صاحب نے جان بوجھ کر ایسی بات کی ہے اس کلاز کا یہ مقصد نہیں ہے ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ پرانے جتنے ملازمین ہیں مستقل ان کو رکھا جائے ان کو نہ نکالا جائے - ہم نے اس میں انہیں کہا ہے کہ وہ رہیں گے اور کام کریں گے اور یہ تجارتی انجمن ہے - اس کا بہت بڑا کام ہے - اس میں اربوں روپے ملوث ہوں گے اور ہم ایک آدھ شخص کی cost پر کارخانے کو بند نہیں کرنا چاہتے - اس لئے جو لوگ کارخانہ چلانے کے ذمہ دار ہیں جو محنت مزدوری کرتے ہیں وہ لوگ کام کریں اور یہ کارکردگی بڑھانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ نہیں ہے دھوپ میں بیٹھے رہو اور کسی کے پاس اتنی فرصت کہاں ہے اس طرح دھوپ میں بیٹھے رہنے کی -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That in Clause 26, in sub-clause (2), para (e) be omitted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

خواجہ محمد صفدر : ۳۲ اور ۳۳ میں موو نہیں کر رہا ہوں -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 26 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 26 forms part of the Bill.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں کلاز ۲۷ کی مخالفت ایک فقرے میں کروں گا یہ تو میں سنتا آیا ہوں کہ کبھی کبھار کسی آئین میں یہ دفعہ رکھ دی جاتی ہے کہ اگر چھ ماہ یا سال کے اندر اندر آئین پر عمل درآمد کرتے ہوئے ایسی مشکلات درپیش آ جائیں تو صدر مملکت اس عرصے کے لئے ان مشکلات کو رفع کر سکیں گے بشرطیکہ آئین کی جو بنیادیں ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہ ہو - یہاں افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ ایک کاروبار پر قبضہ کیا گیا ہے - اب اس کے لئے ایک قانون بھی بنایا جا رہا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ہمیں سال بھر میں یہ اختیار بھی دے دیں کہ ضروری قانون سازی کر سکیں - یعنی پارلیمنٹ کے اختیارات حاصل کئے جا رہے ہیں - پارلیمنٹ کا کام ہے کہ قانون وضع کرے - یہ کسی کارپوریشن کا کام نہیں ہے کہ وہ قانون وضع کرے - کسی فیڈرل گورنمنٹ کا کام نہیں ہے - کسی شخص کا کام نہیں ہے - ماسوائے پارلیمنٹ کے آئین کے تحت پارلیمنٹ قانون وضع کر سکتی ہے - ہنگامی قانون صاحب صدر نافذ کر سکتے ہیں - چار ماہ کے لئے لیکن وہ بھی پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور اگر پارلیمنٹ اپیروول نہ دے تو وہ کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے - خدا کا خوف کریں - آخر کیا ضرورت ہے کہ قانون سازی کے اختیارات، پارلیمنٹ کے اختیارات حاصل کر کے ادھر ادھر بانٹے جا رہے ہیں -

چوھدری ممتاز احمد : میں جناب خواجہ صاحب کے الفاظ کی پرزور تائید کرتا ہوں - پارلیمنٹ سپریم اتھارٹی ہے - اس کے اختیارات حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - یہ تو معمولی مشکلات جو فیلڈ میں کام کرنے میں آتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے ہے بنیادی قانون بدلنے کے لئے بالکل نہیں ہے میں خواجہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بنیادی قانون ہم بغیر پارلیمنٹ کی منظوری کے نہیں بدلیں گے - ضرورت پڑی تو بل امنڈ بھی کیا جا سکتا ہے -

خواجہ محمد صفدر : یہی تو میں کہتا ہوں کہ امنڈمنٹ لائیے اگر ضرورت پڑے -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 27 forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Clause 27 forms part of the Bill. Clause 28.

The question before the House is :

"That Clause 28 forms part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Claus 28 forms part of the Bill.

Now, the next.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in the Schedule, in para 4 in sub-para (b) the words 'this Ordinance' occurring at the end be substituted by the words figures and brackets 'the Cotton Ginning Control and Development Ordinance 1973 (XXVI of 1976).' "

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب ۴ ہی پڑھ دوں - یہ جو شیڈول کی ترامیم ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایک پڑھیں -

خواجہ محمد صفدر : ٹھیک ہے - دوسری پڑھے دیتا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : پہلے ۳۵ کر لیں - پھر ۳۷ دیکھ لیں گے - ممتاز صاحب آپ اپوز کرتے ہیں ؟

چوھدری ممتاز احمد : میں اپوز کرتا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کیوں اپوز کرتے ہیں ؟

چوھدری ممتاز احمد : پہلے یہ وضاحت کریں کہ کیوں موو کرنا چاہتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! ظاہر ہے کہ "this Ordinance" کے الفاظ جو یہاں استعمال ہوئے ہیں - ان سے مراد یہ ہے کہ وہ Ordinance جو کہ آج ہم منسوخ کر رہے ہیں "this Ordinance" رہ ہی نہیں سکتا - اگر "this" لفظ کسی چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اس Act کی طرف کرتا ہے Ordinance کی طرف نہیں کرتا - اس لئے اس کا پورا نام لکھنا ہوگا اگر اس کی ضرورت ہے اور وہ ریپیل شدہ ہے - لیکن جواب کہا گیا ہے اس کے مطابق وہ درست ہے - لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ "this Ordinance" کو رکھیں تو میری رائے میں یہ بہت بڑی غلطی ہے -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! یہ ٹیکنیکل چیز ہے - سینیٹ سے پاس ہونے کے بعد یہ Act وہی ہے - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے ترمیم ضروری سمجھی جائے - اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں اس کو ایسے ہی اسی انداز پر ایوان کے سامنے پیش کر دوں ؟

چوھدری ممتاز احمد : اس کو لیں ہی نہ - یہ تو ٹیکنکل چیز ہے - لیں ہی نہ - الفاظ کی تبدیلی ہے - ہو جائے گی - اس کو نہ لیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ اس پر دو بارہ ایک امنڈنگ آرڈیننس لا سکتے ھیں - ویسے یہ بات اصلاح طلب ھے - لیکن اگر آپ اس اسٹیج پر اس لئے اصلاح نہیں کرنا چاھتے کہ دوبارہ اسمبلی میں جانا پڑے گا اور لمبا پروسیجر ھے کیونکہ اگر یہاں this Ordinance کی this Act کہہ دیا جائے۔۔۔

خواجہ محمد صفدر : جی this Act بھی ٹھیک ھے ھو سکتا ھے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : تو پرابلم سالو ھو جائے گی - ۳۵ اور ۳۷ دونوں میں -

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر this Act کہہ دیا جائے تو یہ تو کلیریکل مسٹیک ھے -

Khawaja Mohammad Safdar : This is not a clerical mistake.

ایکٹ اور آرڈیننس - کلریکل - یہ تو ٹائپوگرافیکل ھو سکتی ھے کلریکل نہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کلریکل ھے - ٹائپوگرافیکل نہیں -

خواجہ محمد صفدر : کلریکل کیسے ھو سکتی ھے - پوری کی پوری نیشنل اسمبلی نے اس پر غور کیا اور اس نے کلریکل نہیں نکالی - وہاں کی کمیٹی نے بھی شاید اس پر غور کیا ھو اور اس سے پہلے لاء ڈپارٹمنٹ نے بھی کیا ھوگا اور ان کے اپنے محکمے نے بھی کیا ھے کسی نے بھی کلریکل مسٹیک۔۔۔

چوھدری ممتاز احمد : بل میں کروڑوں لفظ ھوتے ھیں کوئی نہ کوئی کلیریکل مسٹیک ھو جاتی ھے -

خواجہ محمد صفدر : میں نے اورجنل آرڈیننس بھی دیکھا ھے اس میں یہی الفاظ ھیں اور انہیں اسی طرح نقل کر دیا گیا ھے نقل کرنے میں غلطی ھوئی ھے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نقل کی غلطی کو کلرک کی غلطی کہتے ھیں -

خواجہ محمد صفدر : نو، نو جو ڈرافٹ ھے اس کو دیکھ کر یہاں بھیجنا چاھیئے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں تھرڈ ریڈنگ میں اس کے لئے ڈائریکشنز ھو سکتی ھیں اور جہاں بھی۔۔۔

خواجہ محمد صفدر : اس میں قواعد کے تحت ڈائریکشنز نہیں ھو سکتی -

I beg to differ, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہاں this Ordinance سے اگر this Act کہہ دیا جائے آپ کیا کہتے ہیں ؟

چوہدری ممتاز احمد : ٹھیک ہے یہاں لکھ دیا جائے یہ کلیریکل مسٹیک ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب اس کو جانے دیں میرے خیال میں یہ کلیریکل مسٹیک ہے -

خواجہ محمد صفدر : حکومت خود کر سکتی ہے جو کرنا چاہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں ڈائریکشن تھرڈ ریڈنگ میں کر سکتے ہیں ۳۵ اور ۳۷ کو چھوڑ کر ۳۶ کو موو کریں -

خواجہ محمد صفدر : نہیں ان کو پٹ کر دیں -

let them be rejected اب تو ایوان کے سامنے آ گئی ہے -

The question is there. It should be disposed of.

جناب ڈپٹی چیئرمین : دو صورتیں نظر آتی ہیں ایک تو یہ اس کو ووڈرا کرتے ہیں تو ہم تھرڈ ریڈنگ میں ڈائریکشنز دے سکتے ہیں جہاں پر آرڈیننس . . .

خواجہ محمد صفدر : بالکل ووڈرا نہیں کروں گا، نہیں کروں گا -

I am very sorry, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں کریں گے ؟

خواجہ محمد صفدر : میرا کام یہ ہے کہ ان کی غلطی پکڑوں -

جناب احمد وحید اختر : جناب چیئرمین ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مناسب یہ ہوگا کہ خواجہ صاحب سے یہ درخواست کی جائے اس کو ووڈرا کر لیں اور تھرڈ ریڈنگ میں چیئر کی طرف ڈائریکشنز آ جائے اس کی کریکشنز کے لئے خواجہ صاحب کو . . .

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اپنے دوست کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں انہوں نے غلطی کی ہے یا یہ فریش آرڈیننس لائیں اور اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتیں یا اس میں ترمیم کریں اور اسمبلی میں واپس لے جائیں اور وہاں سے پاس کراکر لائیں -

جناب احمد وحید اختر : خواجہ صاحب میں چیئر کی وساطت سے درخواست کر رہا تھا . . .

خواجہ محمد صفدر : بجا ارشاد فرمایا ہے یہ اصولی بات ہے -

جناب احمد وحید اختر : مناسب یہ رہے گا کہ اگر آپ پریس نہ کریں ...

خواجہ محمد صفدر : میں یہ قبول ہی نہیں کرتا کہ یہ ڈائریکشن کے ذریعے ہو سکتا ہے ویسے چیئر کی مرضی ہے جو چاہے وہ کر سکتی ہے -

جناب احمد وحید اختر : ہوگا تو وہی جو چیئر کی ڈائریکشن آئے تو پھر یہ ہو سکتا ہے ورنہ تو کوئی صورت نہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایک صورت ہے جیسے میں نے عرض کیا کہ اگر خواجہ صاحب امنڈمنٹ موو نہ کریں تو اس صورت میں ڈائریکشنز ہو سکتی ہیں لیکن اگر واضح طور پر امنڈمنٹ ہو اور امنڈمنٹ ریجیکٹ کر دی جائے تو پھر اس صورت میں ...

جناب احمد وحید اختر : پھر ڈائریکشن کی صورت مشکل ہو جاتی ہے تو جناب چیئرمین! میں نے اسی لئے آپ کی وساطت سے یہ درخواست کرنا مناسب خیال کیا کہ اگر یہ پٹ کر دی جاتی ہے تو اس کے بعد جب تھرڈ ریڈنگ کی صورت آتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کسی اعتبار سے مناسب ہوگا تو اس میں وہی راستہ تبھی کھلا رہتا ہے اگر خواجہ صاحب اس کو پریس نہ کریں اور اس کو ودڈرا کر لیں تو پھر تھرڈ ریڈنگ کی صورت میں ڈائریکشنز ہو سکتی ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا فرماتے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر : نہیں صاحب -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں وزیر مملکت سے پوچھ رہا ہوں -

چوھدری ممتاز احمد : میں تو یہ کہوں گا کہ یہ کلیریکل مسٹیک ہے اس کو موو نہ کریں تو بہتر ہے ہم ٹھیک کر لیں گے -

Mr. Ihsanul Haq : I would like to submit one thing that Khawaja Sahib has already pointed out that this is a mistake. Now, I would like to understand from the honourable Minister as to what he means by a clerical mistake, by a typographical mistake and other mistakes, so that before voting we should be able to understand this thing.

چوھدری ممتاز احمد : اتنے بڑے بڑے بل ہوتے ہیں -

Mr. Ihsanul Haq : There are always big and small Bills, but these are the part of the legislation.

چوھدری ممتاز احمد : لکھنے والے بھی انسان ھیں مشینین بھی ھیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹائیپوگرافیکل مسٹیک تو آپ لازماً اس کو کہیں گے کہ 'ای' ٹائپ سے پہلے 'ڈی' پڑ گیا اور 'ڈی' سے پہلے 'ای پڑ گیا لیکن

Clerical mistake is a mistake where the clerk misprints certain errors.

تو وہاں پر

In fact he does not want to bring in those words.

تو بات صرف اتنی ھے کہ آپ دونوں کے اندر کمپرومائز ھو تو یہ ووڈرا کر لیں اور تھرڈ ریڈنگ میں ڈائریکشنز دے سکتے ھیں -

Mr. Ihsanul Haq : Sir, you have very rightly pointed out that it is a clerical mistake..

Mr. Deputy Chairman : What is the ruling about a clerical mistake ?

(*Pause*)

Mr. Deputy Chairman : It is rule 188.

It reads:

"When a Bill is passed, with or without amendment, the Secretary may, if necessary:—

(a) correct punctuations of grammatical or printing errors ; or

(b) make incidental, consequential or verbal alterations ; or

(c) re-number or re-letter the provisions of the Bill.

قائم علی شاہ صاحب اصل میں دو باتیں ھیں وہ شاید آپ کے علم میں ھوں کہ کلاز ۲۳ اور ۲۷ میں بھی لفظ آرڈیننس استعمال ھوا ھے جہاں لفظ ایکٹ ھونا چاھیئے اور یہاں شیڈول میں بھی لفظ آرڈیننس آیا ھے یا تو پورا نام ھونا چاھیئے یا نام نہ ھو تو کم از کم دی ایکٹ ھو تو خواجہ صاحب نے ترمیم نمبر ۳۵ موو کی ھے تو پھر اس صورت میں یا تو تھرڈ ریڈنگ میں چیئر کی طرف سے ڈائریکشن دیں کہ آفس . . .

خواجہ محمد صفدر : چیئر کی طرف سے ڈائریکشن کس رول کے تحت سر ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : چیئر نہیں تو :

The Secretary may himself do it under rule 188.

خواجہ محمد صفدر : سیکرٹری صاحب کیسے کر سکتے ہیں ؟ کیا یہ پرنٹینگ کی غلطی ہے ؟ کیا یہ printing error ہے یا یہ incidental ہے یا consequential ہے یا یہ renumbering ہے یا یہ re-lettering ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ printing error ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : جو معنی اس میں نہیں ہیں وہ انہیں پہنانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں ؟

جناب مسعود احمد خان : جناب چیئرمین ! اجازت ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : اجازت ہے ۔

جناب مسعود احمد خاں : جناب چیئرمین ! کیونکہ یہ آرڈیننس ۱۷ جولائی ۱۹۷۶ء کو جاری کیا گیا تھا اس لئے یہاں یہ مناسب تھا کہ یہاں this act کے الفاظ آئیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب یہ بل پاس ہو جائے گا اور ایکٹ کی صورت میں بنے گا تو یہ consequential امنڈمنٹ ہوگی اور اگر یہ بل چار مہینے سنیٹ میں نہ آئے تو یہ لفظ چلتا رہے گا اور اب ایکٹ بننے کے بعد consequential امنڈمنٹ ہے باقی یہاں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تین جگہ آرڈیننس آیا ہے وہاں ایکٹ رکھا جائے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اگر ایسی consequential امنڈمنٹ سیکرٹری صاحب نے کرنی ہے تو یہ definition clause جہاں بھی ہے تو اس میں this Ordinance کی جگہ آ سکے گا ایکٹ نہیں آئے گا کیونکہ within three years period جو ہے وہ ۱۷ جولائی سے شروع ہونا ہے لہذا اس جگہ تو آئے ing Control and Development Ordinance باقی دو صورتوں میں this Act آئے گا تو یہ consequential امنڈمنٹ ہے ۔ تو میں نہیں سمجھتا ...

جناب ڈپٹی چیئرمین : لیکن definition clause کہاں ریفر کیا ہے ؟

جناب مسعود احمد خاں : سر ! یہ آخر میں جہاں market value کو ڈیفائن کیا گیا ہے ۔

Mr. Masud Ahmad Khan : Clause (b) reads :

> "Market Value" shall mean the average value of the shares of a company as quoted on the stock exchange nearest to the Head Office of the company on closing on all working days within three years of the date of order of acquisition of such shares under this Ordinance.

Sir, three years commence from 17th cf July, 1976. So, it will be appropriate if we are going to amend it consequentially, then we have to incorporate here the

[Mr. Masud Ahmad Khan]

words "this Ordinance" with the words "The Cotton Ginning Control and Development Ordinance, 1976", and in other places where the word "Ordinance" occurs it may be substituted by this "Act".

Syed Qaim Ali Shah Jillani (Minister for Agrarian Management, Kashmir Affairs and Northern Areas) : Mr. Chairman, Sir, I think there should be no controversy about this. These are definitely errors and this question arose before the National Assembly also. There, Mr. Speaker gave a ruling, of course you are not supposed to be bound by that ruling but I think it is a practice in this respect, that the Secretary, National Assembly shall make corrections, such as where the word "this Ordinance" are mentioned there the words "this Act" should come.

I don't know why there was a mistake by the Assembly Secretariat. Therefore, I pointed out even in other Bills yesterday that they can correct the mistakes and they corrected the mistakes and no amendment was formally moved before the House. I think, Sir, there is no controversy abuut it. This is unnecessarily wasting the precious time of the august House. Therefore, I would say that the Senate Secretariat has this authority under Rule 188. This, as my hon'ble friend has pointed out, is a consequential amendment which can be made by the Secretary of the Senate. So, I think there will be no necessity for this. What is the fundamental mistake in it? What is the basic omission which will change the character of the clauses of the Bill. It is not going in any way to fundamental change the meaning or fundamental character of any of the clauses of the Bill. Therefore, I would submit that this is correctly pointed out by my hon'ble frined that this is consequential amendment which can be carried out by the Senate Secretariat.

جناب ڈپٹی چیئرمین : خواجہ صاحب ! آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے ؟ کیا آپ ایگری نہیں کرتے ؟

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں ایگری نہیں کرتا - یہ نہ کانسیکوئنشیل ہے، نہ یہ پرنٹنگ ہے - یہ سیدھی ڈرافٹنگ کی غلطی ہے اور اس غلطی سے فائدہ اٹھا کر میں نے ترمیم پیش کی ہے - اگر اسے یہ معزز ایوان ریجیکٹ کر دے تو یہ ایوان کی مرضی ہے -

Mr. Deputy Chairman : Can you refer me to some of the decisions of the Assembly that such mistakes have been rectified by the Assembly Secretariat?

Mr. Qaim Ali Shah Jillani : Only I am referring you to the decisions of yesterday and today, Sir.

Mr. Deputy Chairman : What are the rulings? About the Ordinance and Act?

Mr. Qaim Ali Shah Jillani. Yes, Sir. Because the mistakes were the same in the Rice Milling and Flour Milling Bills, there the Chair gave a finding that the Assembly Secretariat can correct these mistkes of Ordinnce and Act. The mover of the amendment himself says that it is not a drafting mistake. It is a mistake through over sight that the word "Ordinance" has been mentioned as against the word "Act" Suppose "Act" is used, will it fundamentally change that clause?

Mr. Deputy Chairman : Well, in fact as the amendment proposes that instead of saying "this Ordinance" or 'this Act' you should refer the whole name of the

Ordinance. The amendment says

"the words "this Ordinance" occurring at the end be substituted by the words and figures and brackets 'the Cotton Ginning Control and Development Ordinance, 1976' (XXVI of 1976)"'.

Was the direction of the Speaker that the name of the Ordinance be inserted instead of the word "Ordinance" or the direction was simple that instead of the word "Ordinance" the word "Act" be inserted.

Mr. Qaim Ali Shah Jillani : "Act" be inserted in two places.

Mr. Deputy Chairman : Not the full name.

Mr. Qaim Ali Shah Jallani : Yes, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Any how, Khawaja Sahib has moved this amendment. Therefore, on this technical ground I am putting it. We have to dispose it of thereafter.

Mr. Deputy Chairman : The amendments before the House are :

"That in the Schedule, in para 4 in sub-para (b) the words 'this Ordinance' occurring at the end be substituted by the words, figures and brackets 'the Cotton Ginning Control and Development Ordinance 1976 (XXVI of 1976)'."

and :

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the words 'this Ordinance' occurring in the third line be substituted by the words figures and brackets 'the Cotton Ginning Control and Development Ordinance, 1976 (XXVI of 1976)'."

(*The motions were negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendments stand rejected.

Amendment No. 36 to be moved by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move the amendment :

"That in para 4 of the Schedule sub-para (c) be substituted by the following :—

(c) 'Net Worth Value' shall mean the market value of the proprietary interests of the company or other person in an establishment which are acquired under this Act, on the date of the acquisition after deducting the outstanding liabilities".

Mr. Deputy Chairman : The amendment moved is :

"That in para 4 of the Schedule sub-para (c) be substituted by the following :—

(c) 'Net Worth Value' shall mean the market value of the proprietary interests of the company or other person in an establishment which are acquired under this Act, on the date of the acquisition after deducting the outstanding liabilities".

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر میری اس ترمیم کو ایوان کو قبول کر لینا چاہیئے - جناب چیئرمین ! آپ کو یاد ہوگا کہ خصوصیت سے پنجاب میں اور سندھ میں جہانتک کاٹن فیکٹریوں کا تعلق ہے قیام پاکستان سے قبل یہ تمام کی تمام ہندوؤں کی ملکیت تھیں اور قیام پاکستان کے بعد جو ہمارے مہاجر بھائی اپنا کاروبار بھارت میں چھوڑ کر آئے انکو اپنے کاروبار کے عوض، انکو ان کلیم کے عوض جو ان کے منظور ہوئے اور بعض فیکٹریوں کا حصہ ملا ہے - کئی ایک اشتہارات اخبارات میں جاری ہو چکے ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب جو فارمولا اس کی قیمت وضع کرنے کا ہمیں تجویز کیا ہے وہ book-value ہے یعنی آج سے تیس سال قبل یا انتیس سال قبل جس قیمت پر ایک مہاجر کو کوئی حصہ یا مکمل فیکٹری ٹرانسفر ہوئی تھی وہی قیمت تیس اکتیس سال پہلے کی ادا کی جائے گی - چیزوں کی قیمتیں زمین سے آسمان تک پہنچ چکی ہیں یہ کیا گوبھی سبزی ہے ؟ کہ ابھی آٹھ دس روز ہوئے بارہ آنے سیر بکتی تھی - آج سے چھبیس سال پہلے پورا کھیت بارہ روپے میں آجاتا تھا لیکن آج قیمتوں کا حال یہ ہے کہ آٹھ روپے سیر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کے ساتھ یہ انتہائی ظلم ہوگا جنہوں نے پچیس سال یا اٹھائیس سال یا تیس سال پہلے اپنے کلیم کے عوض حصے خریدے تھے - ہم خصوصیت سے ان لوگوں کی بات کرتے ہیں جو سرمایہ‌دار لوگ ہیں - جنہوں نے سال دو سال ہوئے دو لاکھ روپیہ یا چار لاکھ روپیہ لگا کر اپنا کارخانہ بنایا - یہ وہ جانیں اور ان کا حساب جانے یہ سب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہوگا کہ اس پر ڈیڑھ لاکھ یا دو لاکھ صرف ہوا ہے - وہ آپ سے نپٹ لیں گے - لیکن جو غریب لوگ جن کا گزر اوقات ہی اسی قسم کے کارخانے کے کسی حصے کے کرائے پر ہے - جیسے بابو فیروزالدین مرحوم کی بیوہ ہے - خبر نہیں وہ کون صاحبہ ہیں - جن کی اپیل اخبارات میں شائع ہوئی - جن کی تین بچیاں ہیں جس کا کوئی کمانے والا نہیں ہے - اس کو نو سو روپیہ ماہوار ۳/۸ حصہ ایک جننگ فیکٹری سے کرائے کے طور پر آتا تھا وہ کوئی مالدار نہیں ہے - وہ کسی کا استحصال نہیں کر رہی جائیداد چھوڑ کر آئے - جائیداد کے عوض جائیداد ملی ہوئی ہے - اسکا کرائے پر گزر اوقات ہے - وہ خود مالک فوت ہو چکا ہے - ایسے لوگوں کے ساتھ یہ ظلم ہوگا - ان کی book value جو آج سے چند سال یا تیس سال پہلے چند ہزار روپوں میں تھی یعنی چند ہزار روپوں میں کوئی فیکٹری خریدی تھی اور آج اس کی قیمت لاکھوں میں ہے اور اس کو وہی قیمت دی جائے تو یہ انتہائی ظلم ہوگا - میں اس ایوان سے درخواست کرونگا کہ انصاف کلے تقاضے کے پیش نظر لوگوں کو مارکیٹ value دی جائے - جو آج قیمت ہے وہی دی جائے - اگر آج کارخانہ لگایا جاتا ہے اور جو آپ کا اس پر صرف آئے گا یعنی اس کارخانے کے لگانے پر وہی ان لوگوں کو دے دیجئیر جن کے کارخانے آپ لے رہے ہیں -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! خواجہ صاحب نے تیس سال پہلے کا ذکر کیا ہے - تیس سال کے بعد کارخانوں میں بڑی تعمیر و ترقی ہوئی ہے - وہ کارخانے اسی شکل میں نہیں رہے - لوگوں نے نئی مشینری خرید کے کتابوں میں ڈالی ہے -

یہ تو دوسری بات ھے کہ اگر کارخانے تیس سال پرانے ھیں تو ھم انکو نئی مشین کسطرح دے سکتے ھیں حالانکہ مرکزی حکومت معاوضہ کے سلسلے میں باقاعدہ اعلان کرتی رھتی ھے - کہ جن سے ھم کوئی چیز لینگے اس کا معاوضہ ضرور دیا جائیگا - چاھے کسی کی ایک اینٹ ھی کیوں نہ ھو اور ھم ہر ایک کو معاوضہ دینگے اور یہ تمام چھ ماہ کے اندر اندر مکمل ھو جائیگا اور کسی کا کوئی حق نہیں مارا جائیگا اور حق مارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ھوگا -

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That in para 4 of the Schedule sub-para (c) be substituted by the following:—

(c) "Net Worth Value" shall mean the market value of the propreitary interests of the company or other person in an establishment which are required under this Act, on the date of the acquisition after deducting the outstanding liabilities."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The motion stands rejected. Now item No. 38 by Khawaja Mohammad Safdar.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg to move :

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring after the word 'cost' in the tenth line be substituted by the words, figures and brackets".

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring after the word 'cost' in the tenth line be substituted by the words, figures and brackets."

Ch. Mumtaz Ahmad : Opposed.

خواجہ محمد صفدر : جناب چیئرمین ! شیڈول کی سب کلاز میں net worth value لگانے کا فارمولا درج کیا ھے جہانتک غیر منقولہ جائیداد کا تعلق ھے میں نے کوشش کی کہ اس میں ترمیم ھو سکے لیکن نہیں ھو سکی - اس میں منقولہ جائیداد کی قیمت لگانے کا طریقہ درج ھے میں ان الفاظ کو پڑھے دیتا ھوں :

"and valuing the Current Assets, *e.g.* stores, inventory, work in progress, advances and prepayments, cash and bank balances, at their cost on market value, whichever is lower."

میں نے اس میں ترمیم پیش کی کہ مارکیٹ ویلو کو چھوڑیئے میں نے کہا ھے کہ اس کی cost دے دی جائے - چاھے وہ کم ھو یا زیادہ - یہ نہیں ھو سکتا کہ میٹھا میٹھا ھپ ھپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو - اگر کسی کے گودام میں دس روئی کی گانٹھیں پڑی ھوئی ھیں - آپ

[Khawaja Mohammad Safdar]

اس کا معاوضہ وینا چاھتے ھیں اس کے لئے اپ ایک فارمولا بنائیں - یہ نہیں ھو سکتا جو آپ کے حق میں ھو تو اس کا فائدہ تو آپکے حق میں جائے اور نقصان دوسرے کے حق میں - میں نے اسمیں تجویز کیا ھے کہ جو اسکی لاگت ھے وہ اسکو دیں - اگر آپ سمجھتے ھیں کہ زیادہ ھے تو مارکیٹ ویلیو رکھ لیں - لیکن میں آپ کو یہ حق دینے کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ھوں کہ جو نفع والا ھو وہ آپ رکھیں اور جو خسارے والا ھو وہ مالک کا -

چوھدری ممتاز احمد : جناب والا ! اس میں ھمارا ذاتی فائدہ نہیں ھے -

خواجہ محمد صفدر : میں ذات کی بات نہیں کر رہا ھوں میں قانون کی بات کر رہا ھوں آپ اس میں کوئی reasonable فارمولا رکھیں -

چوھدری ممتاز احمد : وہ لوگ قوم کے افراد کو نقصان پہنچاتے رھیں ھیں انکو اعتراض نہیں ھے خواجہ صاحب خواہ مخواہ ان کی وکالت کر رھے ھیں -

Mr. Deputy Chairman : Now, I put the question.

The question before the House is :

"That in the Schedule, in para 4, in sub-para (c) the comma occurring after the word 'cost' in the tenth line be substituted by a full stop and the words "or market value whichever is lower" occurring in the tenth and eleventh lines be omitted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Deputy Chairman : The amendment stands rejected.

Now, I put the Schedule to the House.

The question before the House is :

"That the Schedule forms part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : The Schedule forms part of the Bill.

Now, Short Title, Preamble and Clause 1. Khawaja Sahib there is amendment by you.

Khawaja Mohammad Safdar : I am not moving that amendment.

Mr. Deputy Chairman : The amendment is not moved. Therefore, I put the question to the House.

The question before the House is :

"That Short Title, Preamble and Clause 1 form part of the Bill."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : Short Title, Preamble and Clause 1 form part of the Bill. Now, number 4, on the Orders of the Day.

Ch. Mumtaz Ahmad : Sir, I beg to move :

"That the Bill to regulate the operation and development of cotton ginning [The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976], be passed."

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill to regulate the operation and development of cotton ginning [The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976], be passed."

Khawaja Mohammad Safdar : Opposed.

Mr. Deputy Chairman : Is anybody interested in making any speech ?

VOICES : No.

Mr. Deputy Chairman : So, I put the question.

The question before the House is :

"That the Bill to regulate the operation and development of cotton ginning [The Cotton Ginning Control and Development Bill, 1976], be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands passed.

No other business.

(*pause*)

Mr. Deputy Chairman : If at all there is any clerical or typographical or consequential mistake or mistakes which can be termed as consequential, the Secretariat is directed to correct them.

The Senate stands adjourned to meet tomorrow at 9-30 a.m.

[*The House then Adjourned to meet again at half-past nine of the clock in the morning on Thursday, September* 2, 1976.]

PCPPK—L/2690/76/Senate—24-5-77—250.